



اشد العذاب على مسيلمة الفنجاب  
یعنی دین مرزا کفر خالص ہے

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری





کہا ہے وہی خاصہ جو بقدر ضرورت یہاں بھی عرض کر دیا جائے گا۔ نہ خانے اسلام چلے  
 باز ہیں نہ فرقی و عداوت اور اچھائی و سہمی کوئی ٹھیک کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی  
 طرح کھر کاہر نہ ہو جائے یہ طہری جماعت بھی لکی جھٹ بھی کرتی حتیٰ التوحید کام میں  
 ادائیگی کرے گی سنی وہاں کرتے ہیں مگر جب کسی کا دل ہی جہنم میں جائے گا چاہے وہ  
 وہ خود ہی اسلام کے اسکا دانش سے خلع ہو جائے تو عداوت اسلام بھر ہیں جس طرح  
 مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے چنانچہ انکار اٹھانے مرزا  
 قادیانی کے ساتھ ہی میں اسلام ہو جائے گا کہ عداوت نے کس قدر احتیاط کی، مگر جب کام  
 میں ادائیگی کی گھاٹیں نہ سہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تو بار بار ٹھیکر کے  
 چاروی کیا ہے ۔

اگر کام کرنا چاہا، چارہ بہت ہے اگر خاصوں عظیم محمد بہت  
 اپنے دانت میں اگر عداوت کثرت کریں اور عقبت کر دے ہو جائے تو اس کا وہاں  
 کس جہاد؟ اگر عداوت کا کام کیا ہے جب وہ کفر و اسلام میں فرق بھی نہ قائم کیا تو اور کیا  
 کریں گے بقدر کی عرض کو بخیر عداوت فرما ہے تو عداوت چاہے جو عرض کرے ہیں اس کا قہر  
 ہی کیا ہو گا۔

### مرزا اور ان کے جملہ لڑناپ قلعہ کا کفر اور اسلام سے خارج ہیں

مرزا قادیانی نے ہمارے ہم وطنوں میں ایک جگہ جو شخصوں کو فرمایا ہے کہ "ہماری  
 صداقت کے لیے جو شکات ملے اپنے گئے ہیں وہ ایک کڑا ہوں گے اور اگر بہت ہی  
 چٹا کی جائے تو اس کا کہ سے تو کم ہو ہی نہیں سکتا۔"

(ہمارے ہم وطنوں میں بہت سے لوگوں نے پڑھا ہے)

یہ تو مرزا قادیانی کی گپ ہے اور وہ جھوٹ ہے۔ اس کے لیے تھکان سے  
 انہیں دلی کی ہو گی، مگر ہاں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا قادیانی کے کفر کے وجوہات ایک کڑا  
 ہو گئے اور اگر بہت ہی چٹا کی جائے تو اس کا کہ سے کم نہ ہوں گے تو قائم یہ بات  
 ہو گا اور جس طرح سے مرزا قادیانی نے اپنے کثرت ایک کڑا ہوں گا کہ جھوٹ کے  
 ہیں اگر چھائی اور قادیانی خود کہہ کا وہی تو بار میں اس کو ظاہر بھی کر دیں اور تا  
 وہی کہ مرزا قادیانی نے جو شیخیلی کا کھر عداوت تو کر گیا مگر ہاں کھر مرزا قادیانی جہ  
 حاشی و لازم ہے اگر کم سے کم اس کا کہ جو سے بھی کافر نہ ہونے تو یہ کیے صادق ہو گا



مردانہ پائی کے کمریات کو اولیٰ حقانی ہی بھڑھاتا ہے کہ میں خود اس کے کمر  
ظاہر ہوں اور کسی قدر دل میں ساتھ لیتے گئے مگر کمریات کے طور پر ان کے کمر کی پانچ  
انواع ہیں ہر ہر نوع کے تحت میں بیانات کیلئے داخل ہیں۔ ایک تو چین انبیاء شیعہ  
اسلام دوسرے انکار قسم نبوت، تیسرے دعویٰ نبوت چھپرے شریعہ چوتھے انکار اصل  
ضروریات دینہ۔ پانچویں سچ اصل اسلام اسلام۔ گوجانی نوع میں سب صحیح ہیں  
اور درحقیقت وہ کمر اور امتداد کی ایک ہی سہہ یعنی اصل ضروریات دین کا انکار مگر ہم  
نے اس قسم کو بے طورہ قسم دیا ہے اس کی فرض اس میں باتیں اور مردانہ پائی کے انکار  
کا انکار دیکھا ہے چونکہ اکثر مسلمانوں کو ان کی کمریات کا علم نہیں دوسرے ہر شخص کے  
ہاں کتاب میں ہر اس قدر دقت نہیں اور حائل کون کسے اس وجہ سے ان کمریات  
مردانہ ایک ہر گھڑ کو حائل دینے اور مٹانے کی ضرورت نہیں ہوتی تاکہ مسلمان اس  
کے حائل سے واقف ہو جائیں اور ان کا کمر اور امتداد ہر شخص معلوم کر سکے۔

### اسلام اور کمر کی حقیقت

جو عقیدہ اور جو فعل عبادہ اور عبادت بنیاد رسول اللہ ﷺ سے طریق قطع و بقی  
اس طرح سے ثابت ہوا ہے اس کا انکار اور بقی اور حلیم اور اقرار کرنا ہی ایمان ہے  
فرض فریضہ سے جو عقیدہ یا فعل جس حقیقت سے فعلی اور عقلی طور سے ثابت ہوا ہے  
اس طرح سے اس کو حلیم کرنا ضروری ہے اور کسی سر عقلی عقیدے فعلی امراد کا انکار کرنا  
بجائے کمر ہے۔ اگر کسی شخص نے فریضہ ہی سے حلیم نہیں کیا تو وہ کافر ہے اور اگر تمام دین  
کو قبول کر کے ہر گھڑ یا اصل نفسیات کا انکار کرنے سے کافر ہوا تو وہ مرتد بھی ہے اصل  
نے امتداد کے لیے عقیدہ عقلی اور عقلی ہونے کے یہ بھی فرما دیا ہے کہ وہ ہر  
ضروریات دین سے بھی ہو یعنی اس کا دین سے جدا پر عام اور خاص مسلمان ہوتا ہو  
فرض کسی ضروری دین کا انکار عقلی یعنی یا حقائق کمر اور امتداد ہے صرف تو عقیدہ اور رسالت  
ہی کے انکار کرنے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا بلکہ جو ضروری دین ہے اس کے انکار سے  
پاخانہ امت مرتد اور کافر ہو جائے گا تو عقیدہ اور رسالت کا انکار بھی تو موجب امتداد اس  
لیے ہوا ہے کہ وہ ضروریات دین سے ہے تو ہر اس میں اور دوسرے ضروریات دین میں  
کوئی فرق اس وجہ سے نہیں ہو سکتا جب ایمان اور اسلام کی حقیقت عقلی اور حلیم اور  
اقرار ہے تو جو شخص تو عقیدہ اور رسالت اور اس ضروریات دین پر ایمان لے آیا ہے اور ان کو

اسی طرح حلیم کرتا ہے جیسے وہ جوت ہوئے ہیں، تو اب اگرچہ وہ لیس و تیرہ ہی رہا ہو  
 ضرور سوئی ہے اور غار پہنچے ہیں تو ضرور اس کو خدا چاہے بہت جلد مٹائی اور جنت لے گی  
 اور راحت الہی کا سستی ہے۔ مخلوق اس پر غضب کے کریم تیار و تیار ہو گئی ہیں کہ ہے  
 اور کھلی اسام میں بندہ جی ہی میں نہیں کام چسپ کی خاک میں چھاتا ہو بلکہ فرض کرے  
 کہ اس کی سنی اور کوشش سے کام چسپ کو اپنے قریبی مٹائی جی ایسی، اسام میں جوت کرنا  
 دے مگر اس دھارے اسام، ایسی اور سنی پہنچ اور کوشش پہنچ کے ساتھ انہما، حلیم اسام  
 کو بے گاہوں دیتا ہو، رسول اللہ ﷺ کو تمام مٹائی، کسی آخر تیار، یہاں ہو، اپنے کو سدا  
 اپنے جوت چاہا ہو، جوت یہاں اس کی حالت تیار ہو، اپنے ایک جی اور نفسی خود دے کہ اس  
 دن اس وقت ہیں جو گا اور وہ خبر بھی انکی ہو کہ ایک ہی کے دھارے جوت کا مگر ہو،  
 سدا مٹائی ہو مگر باہر دھارے مٹائی ہو کہ نہ ہونے کے کوئی فرد مٹائی ہو کہ نہ ہو، وہاں  
 غائی کر کے ہی کو سدا اپنے دھارے کرے اور اس کی دست کو گرا کر دے اور جی تیار عالم  
 کی حالت مٹائی ہو کہ نہ ہو ضرور اسات وینے کا انکار کرے، وہ قطعاً پہنچا تمام مسلمانوں  
 کے اور ایک فرقہ ہے کافر ہے اس کی مثال انکی ہے جس کو کسی دھارے کے لئے کٹ لیا ہو  
 اور اس کا ذہن اس کے رنگ اور جی میں نہایت کر چکا ہو اور بڑا آلودہ جی ہو وہ کام دیا  
 کو چاہے میرا اب کر دے کام بندہ جی کے اور دھارے جی کے قریبوں کے چپے سے  
 اپنی میں مگر اس بدلیب کو ایک فکر، اپنی کا غلبہ نہیں ہو سکا، وہاں کو میرا اب کرے  
 مگر وہ مٹائی کام ہی دیا ہے، رحمت ہو گا، بن اللہ لیل بد عدا الفیق باقر بن طاہر۔  
 دیکھو جی، اس میں جوت بد عدا الفیق، ادبی کے کام کرنے سے ضرور نہ ہو چاہے کامل  
 تیار ہو ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں، جی یا انہما کی قادیان تیار تیار کو آج کر  
 اسے دیکھ اور یہ دینے نہ کہے جب کہ ایسی اس کے قلب میں ہوگا ہے۔

پہنچ، تیار، اب بھا کر مٹائی میں چاہے پڑی، تیار، و مٹائی،  
 تیار، تیار، تیار، یہاں سے تمام تیار مسلمان کو کہیں اچھا کہتا ہے، ساسی سے  
 ساسیت نہیں بلکہ ایسی کی قدر ہے اور تیار تیار تیار سے تیار نہیں بلکہ تیار سے مگر  
 نے فکر کر دیا ہے، آج مسلمان ہو چاہے مگر دیکھ تیار ہی قدر کرتے ہیں، کافر کے  
 جیسے کی فکر کا حاصل کہ جس آیا یا نہیں؟ حقیقت اسام و مٹائی قلب کے ساتھ جوت  
 ہے کی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے آدمی مسلمان یا کافر نہیں جوت۔ پس اصل فعل  
 ایسے ہی ہیں، جی کو فریحت نے انکار و مٹائی کی دیکھ بھا ہے جیسے ہوتے کے ساتھ جوت





مسئلہ: اگر قرآن مجید طبعی اسلوبی مردانہ گائی کی مستقل کی صاحب کتاب ہر قرآن شریف کہے گا، یا کتاب الی، لکھ جہاں قارئین اور پڑھنے کی زبان پر اس کے خلاف اور یہ کام نامی مقام کے خلاف مگر جو یہ علم میں نہیں کہ جنوں گروہ میں کوئی کسی کی عظیم کرتا ہے، اگر مصلحتاً بہت قرآن پڑھیں گے تو ایک اور بہت عظیم قارئین کے خلاف ہے، یہ ہر مصلحتی کی عظیم طبعی کی عظیم کیوں نہیں کرتے؟ اور وہ ان مصلحتوں کو کار کیوں نہیں کرتے؟

مرزا احمد قادری کے نزدیک مرزا قادری مطلق کی جہان کوئی نہ دے گا۔ اور قریبوں کے اس طبقہ کا مطلق دوسری دوسری جہان میں اور اپنی کتابوں میں لکھ لکھاتے ہیں اور خود علم نبوت کو ضرور دیتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں مگر جب دیکھتے ہیں کہ مرزا قادری یہی قریبوں کو کافر کہتے ہیں نہ قریبی دوسریوں کو۔ حالانکہ تمام دینا مرزا قادری کو ہی نہ دے گا۔ اور قریبوں کے نزدیک کافر مگر مطلق دوسری اور تمام یہی دوسری دوسری کہتے ہیں کہ علم نبوت یہ چاہے اب کوئی ہی نہیں آسکا مرزا قادری ہی نہیں نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مگر یہی ہیں مسلمان کے مسلمان۔ ہم مرزا قادری کی نبوت کا انکار کریں تو کافر مرتد مگر دوسری یہی کے یہی۔ مسلمان اب بھی کہہ سکتے ہیں کہ سوچو، یہ خود کیا۔ آپ کہتے ہیں کہ دوسریوں کو کافر نہ کہہ دو مرزا قادری کو ہی نہیں کہتے۔ اگر ہی نہیں کہتے تو مرزا احمد دوسریوں کو کافر کیوں نہیں کہتے۔

جو یہ ہے کہ وہ لوگوں کا انداز ہی نہیں کرتے، بلکہ انداز ہی انسانی کا ہے کہ اگر  
 علی نے جب مرزا قادیانی کو حج سوار ہوا تو ان کی بھی جان لیا اور سب کو جان لیا مرزا  
 قادیانی نے بھی تو اپنے آپ کو بھی تسلیم کر لیا ہے کہ میں حج سوار ہوں جس نے مرزا  
 قادیانی کو حج سوار بنا سب کو جان لیا حج سوار کبھی بھاری بھاری علی کی قیود ہی ہے  
 وہ تو سچائی کی صاحب کتاب ہے، مگر جیسے مرزا نے نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا  
 ایسے ہی لوگوں کی لاکھڑی بھی کر دی ہے، یعنی جیسے مرزا قادیانی مخالف تھے اور علی کا حامی  
 بھی ماس افشا تھے ہیں۔ اس مضمون کو قلمبر علی نے انسانی نے خوب غور سے لکھا ہے، اور  
 علی تو اس مضمون کو بالکل حق چاہتا تھا اور یہ جنگ آزمائی نہ معلوم کس شخصیت پر

مختلف ہے؟ خدا مسئلوں کو تو فیصلہ دے گا ان کے نتائج سے ظہور ہوں۔ (ایک طرف  
 ۲) عقیدہ الہی ہدایت میں اور دوسری طرف کوئی دوسری ہدایت جہاں میں مرزا محمد نہ جہاں  
 قادریاں کو مستقل کی صاحب شریعت کہتے ہیں جیسے عقیدہ الہی کہتے ہیں نہ بالکل بہت  
 حقیقت کا انکار ہے جیسے کوئی انکار ہے ان جو سے ان کو دہرائی کیا ہے۔)

لاہور میں کے کفر و ارتداد کی اور وجہ

اگر یہ میں بھی نہا جانے کہ دوسری مرزا قادریاں کو کی نہیں ماننے، تو اصل تو  
 مرزا قادریاں کی وہ مہارت جو آگے آتی ہیں کیا ان کو مرزا قادریاں کی کتابوں سے کمال  
 دین کے حق کے حق بلکہ اور عادی کے لئے خود نہیں ہے مطلب صاحب ہے بلکہ انکار  
 کے حق کیا؟ جب کہ مرزا قادریاں کو سچا تھا، ولی، کی، ہزاری، غوی، ہمدانی، علی، اپنا  
 اختیار لکھا ماننے سلطان اہم صاحب محل جانتے ہیں صاحب قرآن کا ان پروردگار کلام  
 ہوا تھا ان پر کہ وہی کہ مرزا قادریاں جھوٹے تھے یا حق نہ تھے انھوں نے اس کا کہ نہ  
 تھے بھلا وہ تھے، ان کی حیات کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ ان کا کام سرکارا حاکمات اور  
 گمراہی ہے، جب یہ بات کہی دے گی قابل قبول ہو سکتی ہے کہ کوئی اور بڑی دوسری  
 مرزا قادریاں کو کی نہیں ماننے، وہ اس دہائی کو کوئی حق حلیم نہیں کر سکتا۔ اگر اب  
 کسی مصیبت سے انکار ہے تو آنکھیں مل کر مرزا محمد کے ہاتھ پر حاکم کریں گے اور یہ  
 دہائی عقیدہ الہی کے سرے میں گئے بات تو وہی ہے جو عقیدہ الہی کہتے ہیں کہ مرزا  
 قادریاں نے بہت مشکل صاحب کتاب جوئے کا دعویٰ کیا ہے ان کا دین مذہب، لیل  
 کو طبع ہے اب ان کے نزدیک مرزا قادریاں کی کتاب اور وہی قابل عمل ہے قرآن  
 شریف قابل عمل نہیں ہے۔ انکار حاکمات۔

غیب بچانے ہیں، جو کو جانے والے ہاں ان کی حقیقت کوئی لمحہ سے پہچانے آئے  
 لیکن باکالم انھوں نے

دوسرے اگر حلیم بھی کر لیا جانے کہ دوسری مرزا قادریاں کو دعویٰ کی نہیں  
 ماننے اور ان کے نزدیک مرزا قادریاں نے دعویٰ بہت نہیں کیا بہت اچھا، مرزا محمد اور ان  
 کے ادب کو کیا نہیں وہ تو حق حیات کا حق انکار کرتے ہیں اور مرزا قادریاں کو حقیقی ہی  
 بھی ماننے ہیں؟ بلکہ ان کو جب کلام نہیں کہتے تو بلکہ وہی قسمت کا کفر اور ارتداد ساتھ  
 ہے۔ تب تو اگر مرزا قادریاں نے دعویٰ بہت نہیں کیا (کو یہ خدا اور بالکل خدا ہے) اور



بھی کہتے تو اب یہ شخص خود ضروریات دین کے منکر ہونے کے کافر ہو گیا، مرتد ہو گیا۔  
 اگر اسی بارہوی اس کے ایک شخص خلیفہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ اسے مسلمان ہی کہتے تو اس کا  
 مطلب یہی ہوا کہ یہ (داخل دوسرے) کے نزدیک غرض نہیں اس کی قرینیت کا احترام  
 ضروریات دین سے نہیں جھٹکتا اس کا غرض ہوتا ضروریات دین سے ہے تو اب اس کی  
 اعتقاد کا حاصل یہی ہو کہ اس نے پادشہ روایت دین کا انکار کیا، دروغ کافر ہو مرتد ہو  
 گیا۔ اور اس کے سنی کیا کہ یہ قرینیت ضروریات دین سے ہیں مگر منکر کافر نہ ہو اور  
 مسلمان رہے؟ چنانچہ کسی مسلمان کا احترام تو چند دوسرا ہے، دلیرانہ جھگڑا، اسباب کی جو  
 سے کافر کیا کر ہے لیکن اس نے اسلام کو کفر قرار دیا، اسی طریقہ کی کافر کو جھگڑا کر کے  
 کے پادشہ مسلمان کیا بھی کر ہے لیکن اس نے کفر کو اسلام قرار دیا، جھگڑا کر کر ہے اور  
 اسلام اسلام ہے۔ اس مسئلہ کو مسلمان جواب دہی طریقہ کے سنی کفرانگ اس میں اعتقاد  
 کرتے ہیں جھگڑا اعتقاد یہی ہے کہ جو منکر ضروری دین ہو اسے کافر نہ کہتا، کیا  
 سائنس تو چند دوسرا ہے، کافر نہ کہتے تھے، پانچویں جہت لہذا کی طرف لڑا چھٹے تھے  
 سپر کہ اب دلیرانہ دوسری جہت اہل لہذا تھے انہیں بھی مسلمان کہتے؟ اہل لہذا کے  
 سنی سنی ہیں کہ تمام ضروریات دین کو تسلیم کرتا ہو، اور پھر دوسرا سنی ہو، ضروریات دین  
 اور گامی دین نے کیا قصور کیا ہے اگر اسلام آپ کے نزدیک اس قدر سستا اور آسان ہے  
 تو دوسرے کفار سے کبھی گل نہ چڑھا کر رہا ہے کہ یہ اسلام آپ کا ساتھ پھانسی ہو گا وہ  
 اسلام جس کو آپ چاہتے ہیں کہ ہے اس شخص خدا کا اسلام، اور جس کے ساتھ کوئی  
 دوسرے عقول نہ ہو گا وہیں بھی اسلام، خدا کا اسلام، خدا کا اسلام، وہو علی الاصرار من  
 الاصرار، دوسرے اسلام نہیں، یہ شخص کو اصطلاح ضرور کرنے کا حق ہے، آپ بھی جو چاہیں  
 اصطلاح ضرور کر کے اس کا جو چاہیں نام رکھیں۔ چنانچہ سب سے پہلے میرا کاروبار یہ  
 تھا کہ میں اور سائنس دان سائنس کو مرتد ہو کافر کیا جانے اور سائنس ہی شخص دلیرانہ دوسرے  
 سائنس کے علم کی ہے آسان ہے، سائنس کے علم نہیں کی سکتا چاہے کوئی تسلیم کرے یا نہ  
 کرے کوئی اگر چاہی تو اس کو چاہی تو اس کو چاہی، یہاں پہلے خدا کے عقابوں نے خط  
 دیا آپ پہلے کا علم کا دوا دوا کے تھکا دیا ہے، ہر شخص بھی آپ کا ہی ہے مگر خدا  
 چاہے یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی شخص سے شرعی علم پیدا دیا جائے۔

## حکام اسلام فتویٰ فقیر میں جلد پانچویں

حکام اسلام فتویٰ فقیر میں مذکور کرتے نہ صرف امور میں کسی کو کار کئے ہیں نہ تو فرماتے ہیں کہ کفر کی وجہ سے آپ کی طرف سے دعوت دینے سے منع ہے بلکہ فقیر عام طور پر فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کے حکام میں ۹۹۹ بھی کفر کی ہیں اور انہی سے عدلیہ اہل کفر کی سنی کا تو وہ آپ تک پہنچا یہ ۔۔۔ مسلم ہو جانے کہ حکم نے سنی کفری مرد کے ہیں سنی اسلام کے واجب ہے کہ اس حکام کے لیے سنی کے جس سے کمال مسلم مسلمان رہے ہیں وہ آپ سنی کفری قطعاً اور قطعاً اہل کفر ہو جائیں تو ہر کفر کا فتویٰ دینا ضروری ہے۔ مرزا قادیانی ہی کے مسئلہ کو غلط فرمایا گیا جانے کہ جس تک عدلیہ کی مسلمان کیا گیا مگر وہ مرزا قادیانی کا کفر آپ سے زیادہ آشکار ہو گیا اور عدلیہ کی حکام میں کفر کی ہی ۔۔۔ وہ تو ہر کفری کی کار کئے کے ہمارے ہی کیا ہے کہ کفر کو اسلام کہہ دے ہر کفر کو مسلمان بنانا خود کفر ہے چنانچہ مہدات اہل سے مقررین کو خود مانگے ہو جانے کا کہ مرزا سے تو ہیں جس میں تمام مسلمان کی گاہیں دیں مرزا عالم سے مسلمان بلکہ فضیلت کا ادنیٰ کیا، بہت غلطی کا ادنیٰ کیا بہت قریب کے عدلیہ ہیں خود مرزا عالم اہل عدلیہ شاذ کو سوا اہل اسلام کہتے ہیں بھوت ہونے کی حالت میں ہیں یہ بھی معلوم ہے کہ انہوں نے حکم اسلام کے نہ اعتراض اور ہونے ہیں نہ مرزا قادیانی کے وہ ہونے ہیں مگر مرزا کا انکار ہے۔ عدلیہ ہی ذرا احتیاج تھا کہ وہ صاحب امتیاز کی مہدات غلط ہیں کہ ان مہدات میں کفر عدلیہ کی کفر کی ہے؟ اس کے بعد بھی اگر عدلیہ کفر نہ ہو تو ہر وہ کہتے ہیں کہ عدلیہ ہی ہے جس سے عدلیہ کفر اور مرزا ہوتا ہے ہزاروں حدیثیں اور چارے سے پھر بھی ان امور کو گناہ نہیں کر سکتے ہیں کہ اسلام میں۔ حکم اسلام کی طرف نسبت کیا ہے۔

## پہلے بزرگوں کے فتویٰ کفر کا اثر عام

یہ حکام کہ پہلے بزرگوں کے کفر کے فتویٰ دئے، اس کا جواب اس وقت دیا جانے کا وہ یہ ہیں کہ وہ آپ کی کیا جانے فتویٰ عدلیہ کے مطابق ہوتا ہے جو اس کے عدلیہ کی اس کا جواب ہو گیا وہی یہ بات کہ جس کے حلقہ میں مسلمان کفر کی جان کیا گیا ہے وہ دائرہ میں رہا ہے مگر انہیں یہ سنی کا کام نہیں ہے یہاں تک کہ کفر ہوتا ہے اس کے کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے مگر وہ آپ کمال مسلم ہوتا ہے تو چنگ اسے سنی کفری



چاقان گاہکوں میں کیا طعم کو سراہتی ضروری ہے؟ تو اب اس کا پر تمام بدعنوان  
 ہے، یہ کہ کہہ رہا ہو چاقان کے کہ بعض حکام چھٹی کرتے ہیں بعض بدعت ہوتے ہیں بعض  
 چاقان پہننے کے گاہک ہوتے ہیں بعض غلو۔ لہذا جو بدعنوان حرم سے چھٹی بدعنوان  
 کریں اور ان کو کوئی سزا۔ دیکھتے ہیں کہ چاقان کا کوئی چاقان قابل قبول نہ ہے جس کو  
 پہننے چھ کہے اس کو جہد جھٹ اور علی کہا جائے جیسے دنیا میں تمام امور کی چاقان ہوتی  
 ہے اسی طریقہ فتنوں کا بھی جن کی اصولی جگہ۔ چھین کر لو اگر گج ہو تو راز و دھن ہو۔  
 یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی عقل یا دینی سے تمام دنیا کے علماء کے گاہک لکھ لکھ لوں  
 اور ہیں اگر ایسا ہو تو تمام پر پاب ہو جائے نہ دین، نہ دنیا، کیا کوئی شخص سید کو اب  
 اور مرزا حکام اور چاہتی اور ان کے اہل کو کہے کہ یہ کہہ دے گا کہ وہ دلی نبوت ہے وہ  
 سداطہ اعظم ہے ہی ہونے کے سلسلے نبوت ہی کا گواہ ہے کہ تمام دین سے نبوت ہی ہو  
 جائے گا۔ سید مسعود علی مرزا چاہتی و غیرہ کے ہونے والے نبوت سے سب بدعنوان  
 نبوت سداطہ ہونے اور غیر اہل اقتدار کو زاری ہو گئے ہیں؟ اور ان میں نبوت کی باتوں  
 ہی ہیں مگر نبوت جھوٹ ہے کا جگہ غرض پر طرد ایک عنوان ہوا ہے جس کو کوئی اہل  
 انصاف نظر رکھتا نہیں دیکھ سکتا۔ مرزا حکام اور ان کے تمام سر و سداطہ کافر مرزا اور  
 ان کے سداطہ بظاہر کافران کہہ رہے ہیں جس سے کسی سے کفر و مرزا کوئی شک کہے وہ  
 انکی کافر ہے ان پر کفر کا ثبوت دیا گیا ہے وہ باطل گج ہے۔ انہیں تو یہ کرنی چاہیے۔  
 یہ دیکھنے چاہیے۔

### جو طرد کہ علماء ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں

چنانچہ علماء دین کو بھی علماء بریلی کافر کہتے ہیں مگر ہے

مرزا علی باب بہت تک اور جانتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ اگر طوائف دین  
 جو آج بھی جن میں مرکز اسلام، مرکز حق، مرکز قرآنی و حدیث، حق حکم مطہر و  
 حق کا سرچشمہ ہیں ان کو بھی تو سولی اور خدا صاحب اور ان کے ہم غیبی کافر کہتے ہیں  
 تو کیا طوائف دین کافر ہیں؟ اگر وہ کافر نہیں تو پھر مرزا علی نہیں کافر ہیں؟ اس کا جواب  
 بھی خوب تہہ سے ہی ملتا ہے۔ طوائف دین کی تکفیر اور مرزا چاہتی اور مرزا انہی کی  
 تکفیر ہی دین، آج کل کافر ہے۔

بعض طوائف دین کو تکفیر صاحب بریلی پر لڑاتے ہیں کہ وہ دین طوائف





اخصاصین۔ "اخصاص علی اخصاص۔" دیکھو یہ مسئلہ تو یہاں چلی آ گیا ہے۔  
 اصل بات یہ فرض کرنی تھی کہ بریلوی جیگر اور طائے اسلام کا سرور کا وہیل اور سرور ہیں تو  
 کال کچھ اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے اب ہر جگہ اس کو حد پر نہ لانا۔ مگر خان  
 صاحب کے نزدیک محض طائے دیکھنا باقی دیکھنے سے جیسا کہ انھوں نے انکی کیا  
 تو خان صاحب پر ان طائے دیکھنے کی جگہ فرض تھی اگر وہ ان کو کال نہ کہتے تو وہ کال کال  
 ہو جاتے۔ جیسے طائے اسلام سے جب سرور کا وہیل کے طائے کلمہ کو یہ معلوم کر لیے اور فقہاء  
 ثابت ہو گئے تو اب طائے اسلام پر سرور کا وہیل اور سرور ہیں تو کال اور مراد کیا فرض ہو  
 گیا اگر وہ سرور کا وہیل اور سرور ہیں تو کال نہ کہیں چاہے وہ نہ جیگر ہوں یا قدرتی دیوں  
 دیکھو تو وہ کال کال ہو جائیں گے کیونکہ ہر کال کال ہے وہ کال کال ہے۔ اب یہ  
 طائے دیکھنے کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ تو خاتم النبیین، اسکی آخر طائے، نہ کہے کسی کو  
 بھی حسب نعت کا کلام شریف ہوا کہ "طائے کال ہے تم بھی سرور کا وہیل سے کلام اور  
 سرور ہو گئے تو ان کو کہہ کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں  
 ہو سکتا جو جیگر ہو جیگر ہو یا کسی کو یہ کہے "کال ہے ہر جگہ سے کہا نام  
 نہہر سے ساتھ ہیں کوئی آگاہ نہ کرے نہیں دیکھ لے اس صورت میں سرور کا وہیل تو چاہے  
 سے جاتے ہیں مگر اسلام کا ہے مگر سرور کا وہیل کو کال کہا نہ کہ جیسے طائے دیکھ اور  
 لڑاتے ہیں کہ ہر کوئی رسول ﷺ کی تجلی نہیں کہے آپ ﷺ کے علم سے علم شیطان  
 بھی ان کو دیکھ لے آپ ﷺ کے علم کے بار علم سہولت و آسانی دیکھ لے کہ کال ہے  
 مراد ہے صحت ہے جیگر ہے ہر عام ﷺ ہم انھیں ہیں رسول کی سنی آپ ﷺ کے علم کے  
 کوئی بار بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم ہی سے کسی کے علم کو سمجھ ہی نہیں۔ تم بھی کہہ کہ  
 جو جیگر ہے اسلام کی تو ہیں کہے نہیں گاہیں اسے دیکھو یہ علم اسلام کی تجلی  
 شان کہہ ہی سے صحت کہہ وہ کال ہے مراد ہے سرور کا وہیل ہے یہ ایک جیگر  
 ہے اسلام کو گاہیں دیں یہ دیکھو یہ علم اسلام کی تو ہیں کی لہر سرور کا وہیل ہے ایک کال  
 مراد صحت بھی ہیں کہ اس کی صحت ہے مگر جیگر کال طائے دیکھ سے نہیں کیا واسطہ  
 وہ کہے صحت تم کہے کال، مراد، حسب تو یہ ہے دیکھو مگر تم، مانہ کہے جاتے ہیں تم  
 میں کو گھڑی نہیں جانتے تم تو ہیں کو بھی نہیں کہتے ہیں علم نعت کا انکار کر کے کھنگو  
 کرتے ہو قرآن و حدیث سے ہوا نعت کو نعت کہتے ہو مراد صحت نعت کو نعت

مہرٹ، ولی، کچ، مومو کیا کیا سچ ہو، مرزا قادری سے وہب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو  
 جیانی ملیہ اسلام سے غیبت دیتے ہو؟ مرزا قادری فرماتے ہیں کہ "بے شک اور میں کیا  
 خزانے اس کے وصل نے کچ مومو کو اس کے گھر میں کی ہو سے وہب کچ میں مومو  
 سے اصل قرار دیا؟ پھر یہ ٹیپٹن ہوسر ہے کہ میں کہ جاتا ہے کہ تم اپنے کو اس سے  
 اصل کہیں قرار دیتے ہو؟" اچھت علی سے جواب فرمائی کہ اس میں وہب ان سے کہ  
 جاتا ہے کہ تم نے یہ کیا تو وہاب کا ہے کہ ہاں کیا انہما بھی ایہ ہی کیا کرتے  
 تھے میرے یہ کوئی ایہ اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گرفت نہیں  
 میں سے کوئی نئی فریب نہ ہو۔ (اگرچہ علی سے مرزا فرمائی کہ اس میں وہب علی سے  
 ہرام نکالا گیا اس سے اچھت علی کہ قرار کے ساتھ اس کو میں یہاں نکالا جاتا ہے۔ اب  
 تو مسلم ہو گیا کہ طائے دہندہ کی ٹیپٹن ہو، مرزا نہیں کی ٹیپٹن ہو، میں و آسمان کا  
 فرق ہے طائے دہندہ میں ہوا کی حد ہے کھڑا تارے جاتے ہیں وہ ان سے علی ہیں ان  
 کو کھر خالص مسئلہ دیکھتے ہیں۔ اور مرزا قادری کہ مرزا علی کا کہ کھر و خوال کھر کا حکم  
 کرتے ہیں ان کا قرار کرتے ہیں ان کو میں یہاں نکالتے ہیں، اور وہ نہیں کہیں قادری  
 کرتے ہیں تو وہ اصل، قادری حکم مسئلہ ہر علی یہاں کہ ہے ایک کھر قادری کرتے  
 ہیں مرزا قادری کا دوسرا حکم اس کی ٹیپٹن کرتا ہے جو اسے دیتا ہے کہ میں سے اصل  
 ہے مرزا قادری کو جوتا نہیں کہتے۔ اس فرض سے یہ وہاں نکالا جاتا ہے کہ علی  
 مرزا نہیں اس سے جانتے ہو، مسلمانوں کو احتیاط سے جانتے فرماتے، ابھی تک علی  
 قتلی مسلمان اس سے جانتے نہیں ہیں کہ ان صریح ٹیپٹن کو میں دیکھ کر مرزا قادری  
 اور مرزا نہیں اس میں ہی کہے جائیں۔

ایک دہد اور قابل ذکر ہے مرزا علی کہ اپنے کی فرض سے وہ مرزا مرزا  
 قادری کی علی کہ اپنے ہیں میں میں تم نیت کا قرار ہے جیانی ملیہ اسلام کی ٹیپٹن ہو  
 حکمت شان کا قرار ہے اس کا ٹیپٹن وہاب یہ ہے کہ مرزا قادری اس کے بعد سے  
 کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چکر اچھت تھے اس سے ان کے حکم میں  
 اصل کے ساتھ ہی میں ہے تو علی مرزا علی وہب علی کہ علی کی مرزا نہ دیکھا  
 دی کہ میں نے ہر علی میں تم بہت کے بعد جان کہے تھے وہ علی ہیں گاسی یہ ہیں

کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا شغل نہ ہو گا۔ راستی علیٰ نظام کو جو میں نے چکا گا یہاں اسے  
 کہ اگر یہ حال اس سے قریب کر کے سہل ہوتا ہے۔ اسے دیکھ کر مرزا کا پہلی اور تمام  
 مرزائی علماء اسلام ہی کے ہوتے ہیں اس وجہ سے سہل ہو کر کسی آجائے ہیں کہ یہ تو  
 علم نبوت کے بھی قابل، جیسی علیٰ نظام کی تعلیم بھی کرتے ہیں۔ قرآن کو بھی جانتے ہیں۔  
 حضرت احمدؓ کی انہیں جانتے ہیں۔ فرض تمام احکامات سے انہیں مکمل اور سہل اور  
 ہے یہ سہل نہیں۔ میں نے ان کے منکر سمجھا ہے ان کے علماء ہیں جنکی جیسے نہ تھیں جو  
 قرآن و حدیث نے بتائے ہیں سنی حق کے، اور مرزا کا پہلی نے سہل کر کے کفر  
 کی قیود اس سے لہذا جو مہرہ مرزا کا پہلی مرزا انہیں کی لکھی ہوتی ہے وہ تک میں  
 علماء ہی سے صاف قریب نہ لکھا ہے، تاہم نہ قرآن کی جگہ انہیں نہیں سہل کر کے  
 باقیہ کے لیے مرزا کا پہلی مرزا ہی کے قریب کے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ اس کی  
 جگہ ہے کہ اس جگہ ان کا حق من و ملت کا حق کے لیے مرزا کا پہلی اسلام کے  
 لیے ادا کرنا ہے کہ انہیں اسلام کا قائم رکھے اور حاکم یا پھر نہ اسے آجائے۔

جیسی علیٰ نظام کی قرآنی کے حقیقہ جو مرزائی علماء اپنے ہیں اور اس میں درجہ  
 میں علماء قبول ہے اس کے ہیں اور اس کے حق نبوت و انہی نبوت اور حاکم کے لیے تو  
 مرزا کا پہلی کی یہ مہرہ ہی قابل ہیں کہ مرزا کا پہلی اپنے لیے لکھوں میں اپنی نبوت کا  
 انہی کرتے ہیں اور حق نبوت کا انہی کا حق ہے بلکہ صاحب شریعت ہونے کا بھی انہی  
 ہے اب یہ کہا کہ مرزا نے انہی نبوت میں کیا، میرا ہے کہ کئی کئی کہیں کہنے لگے کہ  
 مرزا نظام جو دین میں کوئی شخص تو ہی نہیں۔ یہ سب خدا ہے وہاں ہیں ایک پہلی نبوت  
 علیٰ حق پہلی مرزا کا، حقیقت یہ کہ کوئی نہ تھی۔

اسے قبول مرزا کا کہ پہلی تو اس میں کوئی گہ چکے ہیں کہ حق نبوت  
 میں مرزا کا پہلی اس لحاظ کو لکھی بتاتے ہیں میں ہی نبوت نہ ہے اور وہاں نبوت  
 سمجھتا ہے، علم نبوت کے حقیقہ مستحق رسالتی دین ہی کہنے لگے ہیں وہاں سے طلب  
 کہنے چاہئے۔ میں نے معلوم ہو جانے کا کہ یہ مسئلہ مہرہ دین سے ہے اور حاکم کی  
 مرزائی دین کا انہی کہہ چاہے انہی کہہ دے کہ اسے جو صحت کا ہے مرزا ہے



## توحید عیسیٰ علیہ السلام

- (۱) ”میں اسی چھوٹے اسرائیلی نے ان رسول و ائمہ کا بھیجنا کرنا نہیں ہر  
 نکلا۔“ (میرزا محمد احمد علیؒ میں اور ان کے چھوٹے میں ۱۸۸۵ء)
- (۲) ”میں آپ کو کہتا ہوں، اپنے سر پر زبانی کی کڑی جانتی تھی، ساری اولیٰ  
 ہوتے ہی ہر آواز آتا تھا، اپنے گھر کو چاند سے سنا نہیں سکتے تھے۔“  
 (ایضاً چھوٹے میں اور ان کے چھوٹے میں ۱۸۸۵ء)
- (۳) ”مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جاننے اسی ہیں، کیونکہ آپ تو  
 کہیں اپنے لئے ہر بھڑی ہاتھ سے کسر تھلا لیا کرتے تھے۔“ (ایضاً)
- (۴) ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر محبت، رشتے کی بھی حالت تھی۔“  
 (ایضاً)
- (۵) ”میں نے دیکھا کہ آپ کی نسبت فرشتے بھی پڑا ہوا تھا آپ نے  
 جان فرما دیا ہے کہ ان کتابوں میں ان کا نام دیکھیں انھیں پتا چلا۔“ (ایضاً)
- (۶) ”مگر ہر ایک قسم کی بات یہ ہے کہ آپ نے چھوٹی نصیم کو جو انھیں کا طور  
 کھاتی ہے یہ وہ ہیں کی کتاب حالہ سے چلا کر لیا ہے اور ہر ایک کا ہر کیا ہے کہ گویا  
 یہ میری نصیم ہے۔“ (میرزا محمد احمد علیؒ میں اور ان کے چھوٹے میں ۱۸۸۵ء)
- (۷) ”آپ کی انہی حرکات سے آپ کے عقلی بھائی آپ سے غصہ ہوا  
 رہے تھے اور ان کو بھی تھا کہ آپ کے اندر میں خبر دیکھ گئے تھے۔“ (ایضاً)
- اس حدیث میں علامہ توحید عیسیٰ علیہ السلام کے حضرت مرید سید اسلام علیہ  
 رحمت الہی ہے اور قرآن مجید کے بھی خلاف ہے کیونکہ عقلی بھائی تو وہی مرید ہیں وہی  
 باپ و پوتوں میں شریک ہو کر یہ قرآن شریف کے الفاظ خلاف ہے اور یہی بھی ہے  
 اسلام کے باپ اور مرید علیہ السلام کا جگہ حالت کیا گیا۔ (مستور ولا فصل)

(۸) ”جیہا میں نے جنت سے آپ کے گروہ لئے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی گروہ نہیں ملے گا۔“ (بیٹا)

(۹) ”بھئی ہے کہ آپ نے صوفی فرقہ کے ساتھ کسی شب کو دلیرو کو اپنا گاہک رکھی۔ یہ کسی چابی کا علاج کیا ہے۔“ (خیر بہاء الرحمین علیہ السلام نے اس سے) (۱۰) ”مگر آپ کی ہمتی سے آئی زبان میں ایک جواب بھی سوجھتا نہیں ہے۔ یہ دے دے تھکن ظاہر کرتے ہیں۔ یہی ہو سکتا ہے کہ اس جواب کی سلی آپ بھی اٹھوں کر لے لی گئی۔“ (بیٹا)

(۱۱) ”اسی جواب سے آپ کی گروہ کی چوبی پہلی حقیقت نکلتی ہے۔ یہ اسی جواب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی گروہ بھی ظاہر ہوا تو وہ گروہ آپ کا نہیں بلکہ اسی جواب کا گروہ ہے۔ یہ آپ کے ساتھ میں ہوا۔ نہ آپ کے اور نہ کچھ نہیں۔“ (بیٹا)

(۱۲) ”آپ کا حکمان بھی لہجہ پاک اور صوفی ہے۔ لیکن وہاں اور وہاں آپ کی زبان کا کہی ہوئی کچھ نہیں ہے۔ لیکن سے آپ کا دھندلہ پڑا ہے۔“ (بیٹا)

(۱۳) ”آپ کا گروہوں سے بیان اور صحبت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ یہ کہ ہڈی متاہدہ وہاں سے ہونے کوئی پیڑ گاہ۔ ہنسی ایک گہری (کسی) کو یہ سوجھ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر پاک ہوا ہے۔ دے دے اور زبان کا ہی کی کہانی کا پلہ صوفی اس کے سر پر لے لے اور اپنے ہاتھوں کو اس کی ہڈی پر لے۔“ (بیٹا)

(۱۴) ”بھئی دے لے کچھ بھی کہ یہ ہنسی نہیں ہے۔ لیکن کا آئی ہو سکتا ہے۔“ (بیٹا)

ان حقیقت میں جو جہنم میں ہلاک ہو گا۔ لیکن وہی گئی ہیں۔ لیکن کا جواب مرزا قادیانی کی طرف سے جو مرزا قادیانی نے دیا ہے وہ ہے۔

(۱۵) ”اس مسئلہ کو واضح دے کہ خدا تعالیٰ نے عیسا کی قرآن شریف میں کچھ فرمایا ہے کہ وہ کوئی تھا۔ اور پھر وہی اس بات کے کمال ہیں کہ عیسا وہ نہیں تھا جس نے جہنم کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام لیا اور بت دیا دیکھا اور آنے والے عقوبت میں کے دھوکہ سے بھاگ گیا کہ عیسا سے عیسا سب بھولنے لگی آئی گئی۔“

(خیر بہاء الرحمین علیہ السلام نے اس سے جواب دیا)

(۱۶) ”بھئی ہم ایسے بھلاک نہیں ہیں۔ لیکن وہ عیسا اور عیسا کے ہاتھوں کے ہاتھوں کو ایک عیسا کی آئی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ یہ چاہئے اس کو یہ قرار دیں۔“ (بیٹا)

حاصل یہ ہے کہ گناہوں میں سے اسلام کو بھی مٹی گئی بلکہ یسوع کو اور یسوع  
 اپنی شخصیت تو کہ اس کو پہلا بائبل ہی نہیں قرار دے سکتے یہ پہلا ہی خدا کا مورا کا روپ ہی  
 خود فرماتے ہیں کہ ”دوسرے نکاح میں سرگرم ہیں کہ جیسی یہ یسوع بھی کہتے ہیں۔“  
 (انجیل مرقس ۱۶: ۷) اس میں صاف ہی بڑا گناہ ہے کتنی تو بائبل میں فرماتے ہیں کہ ”سفری  
 ہے وہ شخص جو گئے تھا ہے کہ نکاح میں سرگرم کی عزت نہیں کرتا بلکہ نکاح تو نکاح ہی تو اس  
 کے پاس بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہیں۔“ (انجیل لوقا ۱۶: ۷) اس میں صاف ہی خدا کا روپ ہی  
 کے جائزہ پر نقل فرماتے ہیں۔ ”یسوع کے چار بھائی اور ۷۰ بھائی تھے یہ سب یسوع کے  
 بھائی بھائی نہ تھے تھے۔“ (انجیل لوقا ۱۶: ۷) مانتے ہیں؟

اس طرح مورا کا روپ ہی کی شخصیت سے یہ سرکاری عزت ہے کہ یسوع اور  
 میں سے اسلام ایک شخص ہی ہے اور اسلام کے نام سے گناہوں دے کہ یہ گناہ کہ گناہوں  
 یسوع کو دے گی ہیں۔ میں سے اسلام کہ بائبل خدا ہے۔ خدا ہی وہی ہو گئی جس کو  
 خدا کہتے ہیں وہ تو میں سے اسلام ہی ہیں۔ اور یسوع کو کہ چاہے شخص نہیں ہو سکتا اور  
 پادریوں کا یسوع کی طرف خدا بائبل نسبت کرتا اس سے یسوع پر تو کوئی حرام نہیں آتا۔  
 یہ کہنا چاہیے کہ یہ سب اس کی طرف خدا نسبت کیے گئے ہیں۔ نہ کہ ان کو گناہوں دے جان  
 کی بجائے کھلی کھلی طور پر قرآن شریف سے عزت ہے سب سرکاریوں سے ایک کھانہ کہ حرم  
 کا روپ ہی کا محسوس نہیں کے قرآن سے خدا ہو گیا تو یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ نہ بلکہ یہی  
 ہے اسلام کو گناہ کیا ہے وہ انسانی طور پر جہانوں کے خلاف ہی نہیں بلکہ گناہ کیا ہے  
 نہ انسانی طور پر کھلی کھلی میں سے اسلام کہ مگر یہ جواب بائبل خدا ہے۔ کھلی تو اس سے  
 کہ جہالت مذکورہ کے لحاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مورا کا روپ ہی میں سے اسلام کی  
 نسبت میں اس کو محسوس فرماتے ہیں ہی کہ انہوں نے کتنے بلکہ ان کے نزدیک حق بھی  
 ہے جیسا کہ جہالت لکھ ۱، لکھ ۲، لکھ ۳، لکھ ۴، لکھ ۵، لکھ ۶، لکھ ۷، لکھ ۸، لکھ ۹ سے ظاہر ہے۔

دوسرے یہ ہے کہ شہرہ تو یہی حق کھلی کھلی مورا کا روپ ہی نے جو جیسی ہے اسلام کو  
 جہالت لکھ ۱۳ میں دی ہے اس شخص سے کھلی کھلی مورا کا روپ ہی میں سے اسلام کی طرف  
 نسبت کہے قرآن مجید کی آیت کی تصویر میں جان فرما کہ ان جہالت کو خدا فرما گئے ت  
 وہاں بائبل کا جواب ہی نہ یسوع کا نام ہے بلکہ مورا کا روپ ہی اس کی جو جان فرماتے ہیں  
 کہ ”جیسی ہے اسلام کو تو قرآن شریف میں ”توحید حق، توحید حق، توحید حق“ اس  
 ”طریقہ“ لکھا گیا ہے۔ اور بھی ہے اسلام کو محسوس فرما گیا ہے جیسی ہے اسلام کو





راہنماؤں سے جو کہ جنت میں لے جائے گی، ان کو اس پر ایک غصیت ہے کہ ان کو قرب نہیں پہنچا تھا۔ یہ بھی نہیں کیا کہ کسی خاص جنت نے آکر اپنی کوئی کے ہاں سے اس کے سر پر طرہ قرار پانوں اپنے سر کے ہاں سے اس کے ہاں کو چھڑا دیا۔ کوئی ہے فعلی میں جنت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس جہ سے خدا سے قرآن میں بھی طے اسلام کا نام جس کا کرکچ کا یہ نام نہ لگا، کیونکہ یہ ہے جس میں ہمارے دیکھے سے مانع تھے اور ہمارے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے لکھی طے اسلام کے ہاتھ پر اس کو جہائی چھڑا کہتے ہیں جو چھپے لیا تھا، کہا اپنے گناہوں سے قرب کی تھی ہر اس کے ہاں سے مرعوں میں دال ہوئے تھے۔ اور یہ بات حضرت علی علیہ السلام کی غصیت کو یہ جنت جنت کرتی ہے کیونکہ یہ حال اس کے یہ جنت نہیں کہ کہا کہ علی نے بھی کسی کے ہاتھ پر توہنی تھی اس کا صدمہ ہوا۔ یہی اس ہے کہ سلطانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ جبریل علیہ السلام کی ہاں سے پاک ہیں اس کے سنی ہاں لوگ نہیں کہے اس بات پر ہے کہ وہ چھڑا ہوں سے جبریل علیہ السلام کی ہاں سے جنت لازم لگاتے تھے اور دلوں کی نسبت "نحوہ پاؤ" شہابی کا اس کی جنت لگاتے تھے جو اس عزرا کا طرہ قرار تھا، میں اس حدیث کے اس سے یہاں کوئی سنی نہیں کہ یہ جبریل علیہ السلام سے حضرت جبریل علیہ السلام کی ہاں سے پاک ہیں، بلکہ میں سمجھوں کہ وہ میں شہابی سے پاک ہیں اور اس قسم کے پاک ہونے کا ہاتھ کی اور یہی کو بھی جنت میں آئے۔"

(درج حدیث میں ۱۰۰۰ جلد میں ج ۱۰۰ ص ۱۰۰)

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ تمام عقیدہ سیدہ اور اس کے پاس اور اس قسم کے تھے خدا صمد کے صفاتی سے خدا کا ماننے والے یہ تھے۔ لکھ مرزا قادیانی ہی سے نزدیک گئے نہیں بلکہ مرزا قادیانی میں خصوصاً کو گئے اور حق بات سے علی کے ہاں سے طے اسلام کو صمد۔ لکھ مرزا قادیانی نے جبریل علیہ السلام کو تو صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی کی جانب ان میں یہ بھی دیکھ صاف کر دیا میں اپنے لوگ میں جو یہ ہیں سے یہاں میں دیکھ مرزا قادیانی کے نزدیک میں کوئی پر جبریل علیہ السلام نہ لکھ تھے کہ لوگ مرزا قادیانی کے نزدیک ہی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی اور عرب بھی اور وجہاں میں علیہ السلام اور جبریل علیہ السلام؟ اس سے کہ کوئی ہی قابل اعتبار رہتا ہے۔ قرآن نہ صمد علیہ السلام خود خدا تو ہمارا صمد و لہوہ کی کیا حقیقت ہے؟ اس کے علاوہ اور حدیث بھی تو ہیں جس میں طے اسلام کی ہیں جہاں جہاں ہے اور پانی کا صاف نہیں بلکہ صاف









(۳۳) "فریض پر اعتقاد، باطل عقائد کا سدھ اور شرکات پہلے ہے کہ کچھ صرف  
 علی کے پاس سے جا کر خود اس میں شریک نہ کر انہیں کچھ کے چار، چار دیا تھا نہیں  
 بلکہ صرف اس طرح کہ جو سوچ کی توقع سے فریض پر ہو گیا تھا۔" (صفحہ ۹۱)  
 (۳۴) "یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ ایسے کام کے لیے اس کتاب کی علی لکھا تھا  
 جس میں مدعا اھدی کی تاریخ دی گئی تھی۔" (صفحہ ۹۲) مدعا کا پہلی مدعا اھدی کی تاریخ  
 کتاب میں تو ختم کر دیا ہے جس سے اس سے کوئی ترک لازم نہیں آتا مگر جینی طبع اسلام  
 سے وہی فعل بطریق مکرر صحت ہو تو ترک ہے۔

(۳۵) "میر علی پر مکرر صرف ایک گیلی کی قسم میں سے تھا کہ وہ علی نہ چھوٹے  
 ایک علی ہی رہی تھی جیسے مامری کا کہنا۔" (صفحہ ۹۳) علی کو فریض پر اس (۳۴)  
 قرآن مجید کی علی تو جین کی کہ ایسے کھیل کھیلوں کہ آیات و احادیث کا ہے کہ خود  
 کی زبان میرا لکھائی کے نزدیک صحت سے ایک مدعی چھوڑ کر لے جانے کے برابر ہوئی۔

(۳۶) "خدا نے اس نسبت میں سے کچھ سوچا سمجھا تو اس پہلے کچھ سے اپنی  
 تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے خود اس نے اس دوسرے کچھ کا نام تمام ہو رکھا۔"  
 (مدعا ۱۱۱، ۱۲ فریض پر ۱۳۳) یہاں تو جین جینی طبع اسلام کے ساتھ وہی نسبت  
 بھی ہے۔ بلکہ نسبت مکرر ہے کیونکہ جینی طبع اسلام ہی مکرر ہے۔

(۳۷) "اس طرح کے بار کو چھوڑ

اس سے مکرر تمام ہو ہے

(مدعا ۱۱۱، ۱۲ فریض پر ۱۳۳)

(۳۸) "خدا نے اس نسبت میں سے کچھ سوچا سمجھا تو اس پہلے کچھ سے اپنی  
 تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" لکھے قسم ہے اس نسبت کی جس کے ساتھ میں میری  
 جان ہے کہ اگر کچھ ایسی مکرر ہو کر تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز  
 نہ کر سکتا ہوں نہ کچھ سے کچھ ہو رہے ہیں نہ ہرگز دیکھنا نہ سیکھنا۔"

(مدعا ۱۱۱، ۱۲ فریض پر ۱۳۳)

(۳۹) "اس میں بھی کیا شک ہے کہ حضرت کچھ طبع اسلام کو وہ غلطی کا نہیں  
 نہیں دی گئی جو لکھے دی گئی تھیں بلکہ وہ ایک خاص قوم کے لیے آئے تھے۔ خود اگر وہ  
 میری جگہ ہوتے تو وہ اپنی اس غلطی کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے۔ خود خدا کی



اسی بات کی طرح میرے چہرے پر ہنس بھٹی ہوئی ہے۔ مجھے اس حقیقت پر قائم نہ رہنے دیا۔ میری طرف سے کسی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ ”(میرا نام ہے محمد احمد خان، ۲۰۰۳ء)۔ یہاں بھی تو میں یقینی طور پر اپنی تعلیمات ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ سالانہ فکروں میں اپنی نمونہ کا ہونے پر۔

۱۰۱۔ **الحکم بہت و دگرئی بہت علیہ**

(۱) کلام اللہ کے رسول لا تقبلوا علیکم کیا اوسطاً ہی فرعون رسولاً

زیرِ ہم نے تھوڑی طرف لپک دوسل گلیا ہے اس دس کی باکو در  
الرحمن کی طرف بھاگیا تھا۔“ (حدیث غریبہ، الغزالی ص ۳۴۸)

(۴) ”تو کچھ ایسا کرنا چاہتا ہے؟“

(٣) "كنا نوسطنا احمد الى طوبه فانتم علموا انكم انما كنتم اعداء الله".

(www.pearsoned.com/uk)

(۳) ”فکلمنی ولدائی وقال لی مرسلک لی قوم یسئین ولای  
جہانک ملدائی اندامی ولای مستطک اگر انا کجا جوت سعی فی الاولین۔“  
(بہار القرم و عارف چھ مہلا)

(۵) کہلاتی تھی میری نسبت دادار جان کیا گیا ہے کہ چرخہ کا طرح نہ تھا  
کا دھون لیا کا اتنی دور تھا کی طرف سے آیا ہے وہ کہہ رہا ہے اس پر لہان کا ڈنڈہ  
اس کو ڈھکی چھپی ہے۔" (امیرا طہریں کا لڑکپن، ص ۷۸)

(۶) ”جو خداوں خدا ہے کسی نے تھکوان کی بنا دسوں کچھ۔“

(1) 2000 年 1 月 1 日起, 凡在我国境内销售货物的单位和个人, 均应按销售额和规定的税率计算缴纳增值税。

(۷) ”تیسری بات جو اسی مٹی سے جڑا ہوئی ہے وہ ہے کہ خالص عقلی جوہر میں وہ نیک کے جلالوں دیا میں رہے گو حسی رہے قاریوں کو اس کی طرف کھینچیں وہ گمراہ رہے گا کیونکہ یہ اس کے دوسری طاقت کو ہے جو یہ تمام اس کے لیے نکلتی ہے اب اگر خالص عقلی کے اس دوسری جوہر میں نکلتی ہے مگر اس کے اندر وہ اور پہل ہے کہ عقل کی لذتیں اور وہابی سے بڑھ کر اس کی بے شک سے بڑھ کر کے عقل سے بڑھ کر



دیوبند کے ایسے سے پانچ چھٹ اور دینی اور علمی اس دہائی کے خاصوں میں ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں ایسے لوگوں کے قابل بن چکی تھی۔ (تاریخ دیوبند، ص ۱۰۱)

(۸) ”تجربہ نگار اپنی بات پر یقین ہی نہیں ہے جیسا کہ قرآن اور انجیل میں  
آج کل کریم؟ کیا انھیں کچھ سے پرہیز ہے کتنی ہے کہ ان کی حکمت بلکہ مہارت  
کے دائرہ کو سن کر اسے بھی کہاجھڑوسں جس کی حق انھیں پرہیز ہے۔“

المشروع: دراسة تأثيرات التغير المناخي على الزراعة في منطقة الشرق الأوسط.

(۴)  $\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

طریق اسلام میں گمراہی کی وجہ سے کوئی شخص کھٹکتا ہے۔

اس مہمان میں سرزا گھڑائی نے صاف ہوت چلی اور صاف شریہ کا دھول کیا ہے اس کے علاوہ اور طریق بھی اسے ہوت کیا ہے اور قابل قبول ہے مگر یہ ہے کہ سرزا گھڑائی کوئی نہیں جانتا ہے اور یہ سمجھتی ہیں کہ اس کا کام ہے اور ظاہر ہے کہ یہ قادیان بکری اور دوسرے کئی کئی نہیں سمجھتی۔ چنانچہ مہمان اعلیٰ سے ظاہر ہے۔

(۱۵) "سکر" قسم، ہے ایک سکر کے ایک ایک حصے کے نام سے کہلاتے ہیں۔

[illegible]

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

اسی مہارت سے غریبوں کا کھانا بھی جیت جاتا ہے اور اسی مہارت سے غریبوں کا دل بھی جیت جاتا ہے۔  
 لیکن اگر اس کے ساتھ یہ مہارت ترقی طلب بھی بن جائے تو مطلب بالکل مختلف ہے۔  
 (۱۶) ”چھوٹے پورے کھجور کے دانے سے کر اسے دھاتی کے انوار کر کے دانے کو

کارکنان پر صرف بیرونی کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تشریف اور احکام ہر وہ  
ساتے ہیں لیکن صاحب فریاد کے پاس میں خود غم جو بھٹ چیں گو وہ کبھی ہی صاحب  
انگلی میں اہل شان رکھتے ہیں اور غصہ بیکار ہے سے سرشار ہیں ان کے انکار سے کوئی  
کارکنان میں چار "انہی ملک باری میں" کوئی جہاں میں ۱۹۷۷ء میں عدالت میں جلت  
کی ہے وہ تک باقی بہت غریب دنیا میں ختم بہت کے آگے تھے اور وہ صاحب بہت



یہ ایمان لائیں کہ آخری فیضانِ صفت میں سے ہر گام اور دو مشق کے قدم پڑنے کا اور کسی سوئی کی پھل بھی کر اس کا اللہ کرے کیونکہ یہ قرآن کا اللہ ہے اور نہ کوئی قرآن کا ملکہ ہے اور جہاں جانے کا خطاب کے لیے یعنی کسی طرح اس کی جہت نہیں ہے۔

(خطیبِ قلمی کی عینہ: علامہ اقبال کی شاعری)

(۴۳) ان اہل بیت علیہم السلام کی بھرتی نسبت پر یہ چار چار کیا گیا ہے کہ چ خدا کا فرستادہ ہے، کا جس نے خدا کا ان کی طرف سے آئے ہے جو کہ کچھ ہے اس پر ایمان لانا، اور اس کا دشمن بن جانی ہے۔ (امام باقر علیہ السلام سے منقول روایتیں میں ایضاً ص ۱۱)

(۴۳) ”میں خدا تعالیٰ کی ۴۳ برس کی حوٹل دہائی کا پیگر رہ کر نکلا ہوں جس کی اس پاک دہائی پر ایمان آتا ہے جیسا کہ میں تمام خدا کی دہائیوں پر ایمان رکھتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“ (مجموعہ فتاویٰ میں جلد اولیٰ ص ۴۴ ص ۴۵)

(۱۶) مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم تھا کہ کتا ہیں کہ میں اس اہل بیت پر ایسی طرح ایمان لایا ہوں جیسا کہ قرآن کریم پر خدا تعالیٰ کی قسم تھا کہ میری کتاب پر، خدا جس طرح میں قرآن کریم کو بھیجی ہو، اسی طرح خدا کا کلام پہنچا ہوا اسی طرح اس کلام کو اُنکی جگہ سے پہنچا ہوا ہے خدا کا کلام بھٹک کر نہیں۔"

(www.jstor.org/stable/2344894)

[illegible]

(Pohlman, 1996; Pohlman & Hellmich, 1999)

(۷۷) ”پھر اس کتاب میں اس سطر کے قریب ہی یہ دیکھ لے کہ  
رسول اللہ و اہل بیت علیہ السلام و صحابہ کرام علیہم السلام دیکھ لے اس میں میرا  
نام لکھا گیا ہے۔“ (نور اللیقا، ج ۱، ص ۱۰۷)

فرض اس قسم کے معاملے میں سے بھی فریب ہے جو مذکورہ آیت پر مبنی ہو  
 چلی کرنے کے قابل ہے کہ مرد بھولی طور پر اس کے سنگریں بھی مرچ یہ کہتے ہیں  
 کہ ہم مرد بھولی کو چلی ہی نہیں کہتے بلکہ بھولی مرد بھولی ہی کہتے ہیں تو اس کا  
 مطلب یہ ہے کہ مرد بھولی نے بھوت چلی کے سنگ ایک طوطی کے قاتلے ہیں تو یہاں  
 کہیں بھول کر آئے ہیں تو اسے سنگ کی طرح سے سمجھا جاتا ہے اور جہاں فرق ہے وہاں بھوت  
 کے اس بھول کا سمجھنے کے لئے اس کی مثال میں لکھ کر لکھی گئی ہیں کہ بھول کے  
 چلی سنگ یہ ہیں کہ جس کے ساتھ سنگ بھی سمجھا دینا کہ بھول اس سنگ سے کہ جس  
 اچھا چال ہے اور جب بھولوں انوں میں لگ بھول کا اعتراض کریں تو کہہ دے کہ  
 میں چلی سنگوں سے کہہ دے کہ بھول نہیں کہہ دے کہ بھولی بھولی ہی سنگ سے کہہ دے کہ  
 بھول کہہ دے کہ بھول ہے کہ اس قول سے بھول بھول ہی کہتے ہیں اس سے کہہ دے کہ  
 مرد بھولی مرد ہی کے طور پر مرد بھولی کا قول نقل کرتا ہیں۔

(۱۵) ”میں حضرت کا بھول کا لی کے چلی سنگی بھولوں کے ساتھ کہہ دے  
 لی بھولے کا فرق کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ نے اگر ایک سنگی سنگوں کے لئے سے  
 چلی کی بھولے سے بھول کیا ہے تو ایک نام سنگوں کے لئے سے چلی کی بھولے کا فرق  
 بھی کیا ہے“ (صفحہ ۱۵۰)

(۱۶) ”کہہ دے کہ میں نے بھی لکھا ہے کہ اگر چلی ی کے ساتھ سنگی  
 سنگی نہ لکھی ہو حضرت کا بھول لے کہے ہیں بلکہ اسے بھولی بھولی کے ساتھ ہے، لیکن تو  
 میں سنگوں کے لئے سے حضرت کا بھول چلی ہی ہیں ہاں سنگی سنگوں کے لئے سے  
 نہیں۔“ (صفحہ ۱۵۰) بلکہ مرد بھولی اسے لے کر فریب بھی ثابت کرتے ہیں  
 تو یہاں سنگ سے چلی بھول کے بھول بھولے میں تمام بھولوں کے بھول بھول بھول  
 بھول پر چلی کرتا ہیں جس سے تو کئی بھول نہ لگے۔

(۱۷) ”اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ میں سنگی سنگوں کے لئے سے نام  
 سنگوں کی نہ سے حضرت کا بھول لے بھی لکھا ہے آپ کو چلی کی کہا ہے چنانچہ حضرت  
 (صفحہ ۱۵۰) سے مخالف نکال رہے۔“

(۱۸) ”میں ایک آیت کو بھی یہ فرق دیکھنے سے کوئی بھول لازم نہیں آتا  
 بلکہ میں اس حالت میں کہہ دے کہ آیت اس کی صورت سے نہیں دے بلکہ یہ کہہ دے  
 میں حالت میں لازم آتا ہے کہ اس آیت کو اگر حضرت بھول کے بھول بھول

[illegible]

(over 100,000 copies of the book)

اس سہارے نے تمام دنیا، جیم بسوم کے رنج کو اصلی سر شیشہ بنا دیا۔  
کیونکہ اس کو آگ برپا کی حکیم کرتے ہیں کہ کسی کی کے اجراع سے آگ کی نہیں بننا سکو  
دلیل ہے کہ کے اجراع سے ہر آپ کا مشہور کی جو کہ خوب ہے وہ دلت پہلے کی  
عقب تھا کہ؟ غرض کہ کے ہر کی کوئی کی جو کہ وہ تمام نہیں آ سکتی۔

(۳۳) ”میرے جیسا کہ قرآن شریف کی آیت ہے ایمان رکھنا ہوں، لیکن میں نے اپنے لیے فرقی ایک اتنے کے خدا کی اس کھلی کھلی دہی ہے ایمان نہ ہے۔ جو لکھ ہوئی جیسی کی جاتی اس کے حوالہ رکھوں ہے لکھ ہے کھلی گئی ہے میرے جیسا کہ میرے کھڑے ہو کر ہے ہم کھا کھا کھا ہوں کہ وہ پاک دہی میرے ہے بارل ہوئی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جیسی نے حضرت موسیٰ اور حضرت جیسی اور حضرت موسیٰ کے سستی کھڑے پر اپنا کلام بارل کیا تھا میرے لیے دیکھنے نے جیسی کھلی دہی میرے ”جیسی نے جیسی اس طرح میرے ہے آجی جیسی میرے دیکھنے جیسی کہ جیسی کھڑے ہوں۔ مگر جیسی جیسی کے سستی میرے کہ لکھ جیسی کا چاہو۔“

(ایک شخص کا دوسرا شخص پر اس طرح کہ)

(٣٧) "من لم يفتي القوم في ربه القوم عليه"

(www.pearsoned.com/uk)

(۱۳) ”میں طوائف نہ چاہتا کہ اپنے اپنے دھول کو نظیر گواہی دے۔“

(پچھو جی میں ۱۹، نوائی ج ۳۳ ص ۱۳۹)

(۱۴) ”وہ عوام اس حالت میں فرد ہو گئے تھے کہ خدا کے فرستادہ کو قتل

کر لیجئے۔“ (۱۴ ص ۱۹)

(۱۵) ”سو میں نے محل طوائف کے محل سے نہ اپنے کسی ہار سے اس شخص سے

کلام نہ کیا ہے جو مجھ سے پہلے نہیں ہو رہا تھا اور نہ اس سے کلام کیا گیا تھا۔“

(پچھو جی میں ۳۳، نوائی ج ۳۳ ص ۱۴۰)

(۱۶) ”میرے (پ) میں میرے دھول کی آغوش سے لگی اور کہتے۔“

(پچھو جی میں ۱۹، نوائی ج ۳۳ ص ۱۴۰)

(۱۷) ”اگر تم طوائف سے بہت رکھتے ہو تو آؤ میری چوٹی پر۔“

(پچھو جی میں ۱۹، نوائی ج ۳۳ ص ۱۴۰)

(۱۸) ”لعلیہ و امن مقام میر تقی میر علی علیہ السلام علیہ السلام“

(پچھو جی میں ۱۹، نوائی ج ۳۳ ص ۱۴۰)

(۱۹) ”اے مرزا! خدا کا منزل ہے یہ راستہ میں نے اپنا کیا کہ اس

راستہ میں اپنا طریقہ طرز نہیں سو میں نے اس آدم کو پھانسیا کیا نہ دین کو زندہ کرے گا۔“

(پچھو جی میں ۱۹، نوائی ج ۳۳ ص ۱۴۰)

### مرزا محمود گاندپانی کے اقوال

(۲۰) ”حضرت کا سوا نے سچائی کے طور پر مجھے فرماتے ہیں کہ میری

شریعت ہے بلکہ میں اس سب کے علاوہ ہے ہم میں اور کہ سچائی میں نہیں ہے۔“

(پتھر پتھر میں ۱۰)

”سچائی میں ایک استعارہ ہے جو خود حضرت کا سوا نے فرمایا ہے کہ اس

کے خود ہی سچائی کہہ رہے ہیں اس سب کی نہ ہے بلکہ اگر آپ کو سچائی میں نہیں دانتا۔“

(پچھو جی میں ۱۰)

(۲۱) ”میرزا علی کے طور پر میں نے لکھا تھا کہ اگر سچائی میں کے سچائی میں

ہاں نہیں کہ وہ سچائی میں ہی نہ ہو تو اس سب کے نہ ہے حضرت کا سوا کو سچائی

میں دانتا ہیں۔“ (پچھو جی میں ۱۰)

(۳۳) ”اگر ارٹھلی نیست کے وہ سنی نہیں جو حضرت کا سوا نے خود کے  
 ہیں بلکہ اس کے علاوہ کوئی سنی ہیں مگر یہ کہ جو نبوت حاصل پاگل نہ ہو تو ان سنیوں  
 کے لگاؤ سے میں آپ کو چھٹی کی باتوں۔“ (صفحہ نمبر ۲۸)

(۳۴) ”اس جگہ یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ان اسلامی سنیوں کے علاوہ عام  
 سنیوں کی رو سے جو حضرت کا سوا نے بھی اپنے آپ کو چھٹی کی کیا ہے چنانچہ صاحب  
 الی حوالہ سے صاف ظاہر ہے ”میں یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ جگہ ہے کہ کچھ عبادی اور مسلم  
 میں لکھا ہے کہ آئے وہ نہیں اسی سمت میں سے ہو گا لیکن کچھ مسلم میں صریح لکھوں  
 میں اس کا نام کی طرف لکھا ہے بلکہ کلمہ میں کہ وہ اسی سمت میں سے ہو گا اس کا  
 جواب یہ ہے کہ یہ نام جو چھٹی نام کے سے بڑھا ہوا ہے کہ یہی کے چھٹی سنیوں پر لکھا نہیں  
 کی گئی کی کے سنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے جو یہ دیکھ لیا ہے وہاں جو وہ صرف ظاہر  
 ظاہر الہیہ سے مشرب جو شریعت کا نام اس کے لیے ضروری لکھیں جو نہ یہ ضروری ہے کہ  
 صاحب شریعت کی کا قبیح نہ ہو۔“

(محمد راجی جو جو مسلم ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶)

(۳۵) ”میرا قول حضرت کا سوا کے قول کے خلاف نہیں آپ نے چھٹی کی  
 کی ایک اصطلاح فرمادی ہے اور اس کے یہ سنی ہیں کہ یہی شریعت نام ہے اور ان سنی  
 کے وہ سے آپ نے چھٹی کی جاننے سے ظاہر کیا ہے اور یہی میں سمجھنے کے وہ سے  
 آپ کے چھٹی کی جاننے سے ظاہر کرتا ہوں میں آپ نے یہی کے چھٹی سنی پر لکھا ہے  
 ہیں کہ وہ کلمہ سے اور نہیں، اصطلاح نام ہے مگر کہ جو کلمہ میں سنیوں کے وہ سے  
 یہ چھٹی سنی ہیں یہی جو چھٹی کی ہو گا انھیں۔“ (صفحہ نمبر ۲۸)

(۳۶) ”اگر کوئی شخص کہے کہ میں حضرت کا سوا نے یہ فرمایا ہے کہ یہی  
 کے چھٹی سنی یہ ہیں اور یہ نہیں لکھا کہ یہاں چھٹی کی ہو گا تو سے یاد رکھنا چاہیے کہ  
 جو چھٹی سنی کہ وہ سے ایک نام حاصل کرے گی وہ چھٹی میں ہو گی اگر یہی کے چھٹی  
 سنیوں کی وہ سے ہی کہلاتے وہ چھٹی کی نہیں تو کیا وہ کلمہ میں چھٹی سے کی وہ سے ہی  
 کہلاتے احمد سے چھٹی کی کہے گی۔“ (صفحہ نمبر ۲۸)

(۳۷) ”میں حضرت کا سوا کا یہی کے چھٹی سنی بتاتا اور یہی کے ساتھ اپنے  
 ہی جاننے کا اثر لکھا جہت کرتا ہے کہ آپ ایک اسلامی سنیوں کے لگاؤ سے چھٹی کی  
 جاننے سے ظاہر کیا ہے تو ایک نام سنی کے لگاؤ سے چھٹی کی جاننے کا اثر، میں کیا  
 ہے۔“ (صفحہ نمبر ۲۸)

## مرزا گادریانی اپنے تجربات کے مذی ہیں دوسرے انبیاء پر

اپنی لطیفیت کے قائل ہر دوسرے انبیاء کی توہین کرتے ہیں

(۱) ”ہاں اگر یہ حواض ہیں کہ اس جگہ وہ تجربات کہیں ہیں تو یہی صرف یہی  
بجس بھی دس گا کہ یہی تجربات دکھاتا سکا ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا  
عذاب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرے کہ ہے اس قدر تجربات دکھائے ہیں کہ  
بہت ہی کم کی ایسے آئے ہیں انہوں نے اس قدر تجربات دکھائے ہیں۔“

(مترجمہ علی س ۵۵۰ لونی ج ۳۳ ص ۵۵۵)

(۲) ”بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر تجربات کا ادعا کیا کہ وہاں کہہ رہا ہے کہ  
دیکھا جیسے ہی بچکے کے پانی تمام انبیاء عظیم اسلام میں جن کا لہجہ اس تجربات کے  
ساتھ قطعی اور یقینی طور پر ملتا ہے وہ خدا نے اپنی بہت چال کر رکھی ہے اب چاہے کئی  
لوگ کہے یا نہ کہے۔“

(مترجمہ علی س ۵۵۰ لونی ج ۳۳ ص ۵۵۵)

(۳) ”میں یاد رکھتا ہوں کہ اگر یہ تمام عجیب و غریب کے بیچ ہر  
ہادی تو میرے پر کوئی یہاں حواض ہیں کہ بیکار کہ اس حواض میں گواہ نہیں ہیں  
سے کوئی کی شریک۔ یہ اپنی چالوں کی وجہ سے بہت زیادہ جانتے ہیں اور ہر ہر گئی  
آئے۔“

(مترجمہ علی س ۵۵۰)

(۴) ”میرے خدا تعالیٰ میرے لیے اس تجربات سے بچان دکھاتا رہا ہے کہ اگر لوگ  
کے زمانے میں وہ بچان دکھائے جاتے آؤ تو ان کو قتل نہ دے۔“

(مترجمہ علی س ۵۵۰ لونی ج ۳۳ ص ۵۵۵)

(۵) ”میرے اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں میری جان  
ہے کہ اس نے گھٹے بچھا ہے میرا اس نے میرا نام ہی دکھاتا ہے میرا ہی نے گھٹے کا مہر  
کے نام سے چھپا ہے اور اس نے میری تصویر کے ہے وہ بڑے بڑے بچان دکھائے  
ہیں جو بھی فاکٹس پہنچتے ہیں جن میں سے ہر دوسرے کی قدر اس کتاب میں ہی گئی  
گئی۔“

(مترجمہ علی س ۵۵۰ لونی ج ۳۳ ص ۵۵۵)

(۶) ”میں چند سطروں میں جو چیزیں گواہی ہیں کہ اس قدر عجائبات پر مشتمل  
ہیں جو وہی فاکٹس سے زیادہ بڑی ہر بچان گئی ایسے کئے گئے ہیں جو ہر دوسرے پر حاکم  
ہوتے ہیں۔“

(مترجمہ علی س ۵۵۰ لونی ج ۳۳ ص ۵۵۵)





کھڑے کیے جائیں تو دنیا میں کوئی بدشاہ پیدا نہ ہوگا جو اس کی قیامت میں گناہ سے  
برآباد ہو۔“ (۱۴) (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۸)

(۱۵) ”آپ کی خدمتِ حبیب کی جگہ ہے کہ میرے خلاف میرے پرہیزگاروں  
کرتے ہیں میں کی بات سے ان کو اسلام سے ہاتھ دھنا پڑتا ہے اگر ان کے دل میں کفر  
ہو تو اپنے عزیزوں کی نہ کرتے ہیں میں دوسرے کی شریکِ صاحب ہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۸)

(۱۶) ”کہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ میرے قاصد کے خلاف کی طرح اسلام بھی  
ایک پائے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں سوجھ بوجھ نہ ہو نہ طاقت کے کمال  
قہر کے دھن پائی طرف سے پہنچتا ہے کیا انگریزی دلت کے ہونے کے ہمارے  
چہرے کی انکار نہیں ہوتی؟ کہ تم سب کی دلت کہ طاقت کی اعلیٰ دلت ہے وہ کچھ کرشم  
نہیں کرتے کہ گل ہا چارہ لگے ہمارے پاسیوں کو تم اس آقا کے ظاہری قانونِ قدرت کو  
خواب سمجھ کر اس بدعتی قانونِ ظلم سے جو کسی کام میں ہے لگی ہے خبر ہو۔“

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۸)

اس مہرِ حق میں انکارِ حق نہ ہو کہ تمام کائنات کی قیامت ہے اس کا حال  
ہو مطلب ہے کہ ہر قوم کی طرح آپ کا اور نبوت بھی ایک زمانہ تک محدود رہے گا۔  
اس کے بعد ہر قوم کی شریعت ہوگی دوسرے اسلام کا اور دھن چارہ رہے ہر کمال  
طاقت ہوگی جو آپ کی (ﷺ) طاقت کے خلاف ہے میرے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ ہر  
دلت سوجھ بوجھ پائے قصوں کا گنبد ہے اور جو سب میرا کفر ہے  
پہنچے اس بارہ میں جو سب لگی نہ آتی ہے وہ وہاں دلت کے ہونے کا نہ ہوگی۔

(۱۷) ”اگر کسی دلت ہے تو ان لوگوں کا جیسا آج بھی نہیں ہوگا بھی نہیں  
کیونکہ خدا نے خالق کا کوئی سہارا نہ دیا تھا جس میں کوئی نئی شریعت نہ ہو اور کوئی  
عزیزانِ میرے پر بھی نہیں کر سکی اور یہی وہی عزیزانِ میرے ہوتے ہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۸)

### مساجدِ اہلِ دین کی نیتِ نیکرگی اور شریعتِ جدیدہ

(۱) ”کہ اے خدا! کیا تھا کہ میری قرآن و حدیث میں مساجد ہے اور تو ہی  
اس نیت کا مصداق ہے کہ ہر طاقتِ رسول و رسول باللہ و جن خلقِ بطورہ



دیکھئے۔ اور اس کے لکھن جو ہے۔ ” (ماہنامہ دہلی نمبر ۱۲، جولائی ۱۹۷۷ء)

(۵) ”نور محمدی علم کا گریہ ہے اس کا اقرار ہے کہ حدیث کے ذخیرہ میں سے جس اہلاد کو چاہے خدا سے علم پا کر اقل کرے اور جس اہلاد کو چاہے خدا سے علم پا کر بڑا کرے۔“ (نور محمدی نمبر ۱۲، جولائی ۱۹۷۷ء)

(۶) ”مگر ہم باپ بپائی کرتے ہیں کہ بڑا علم کا کھانا ہو گا مگر بپائی کی بہت کچھ بتائی گئی آتا ہے اس کا اقرار بھی تو کریں ہم تو اب تک یہ ہی سمجھتے تھے کہ علم اس کو کچھ ہے کہ ہفت روزہ کے لیے اس کا علم اقل کیا جائے اور اس کا ہفت روزہ بڑا کر دیتے کوئی مفسر قرآن دے مانتی سمجھا جائے۔“

(۴۴۷ نمبر ۱۲، جولائی ۱۹۷۷ء)

(۷) ”نور محمدی اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کیا کہ جان کر رہے ہیں کہ میرے اس دہائی کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن نور محمدی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہے اور انبیاء نور محمدی پر ہم وہ حدیثیں بھی لکھی کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری دلی کے مطابق ہیں اور میری حدیثوں کو ہم دلی کی طرف بھیجتے دیتے ہیں۔“

(۴۴۷ نمبر ۱۲، جولائی ۱۹۷۷ء)

(۸) ”اگر حدیثوں کا دیا گیا تھا تو نہ ہوتا تب بھی میرے اس دہائی کو کہہ دیجئے کہ یہ حدیثیں خدا نے میری دلی میں دیا تھا قرآن کریم کو لکھی کیا ہے چنانچہ تم بتاؤں جو یہ دیکھو گے کہ اس دہائی کے عقل کوئی حدیث جان نہیں کی گئی یا تم خدا تعالیٰ نے میری دلی میں قرآن کو لکھی کیا ہے۔“

(۴۴۷ نمبر ۱۲، جولائی ۱۹۷۷ء)

اب چاہئے کہ اس دہائی بہت عرصہ کا یہ ہے کیونکہ حدیثوں کے مطابق میں ساتھ ساتھ ہے قرآن شریف میں دلی میں اس کی دلی کا اقل قرآن شریف کو دیکھ لیں وہ اولین لکھا گیا ہے تو یہ پہلے انبیاء صاحب شریعت تھے اسی طرح مرنے والی کی دلی میں اب قرآن شریف دیا گیا ایک شریعت مستحکم ہے تو مرنے والی کی دلی میں شریعت چرچہ ہوئی اور مرنے والی دلی صاحب شریعت دے گئے ہیں کہ قرآن شریف اس میں سمجھ میں نہیں ہے۔ یہ بھی مرنے والی جان کر لکھی اگر مرنے والی آگے بھی کر اس کو بھی مفسر کر دیتے تو ان کے مسئلہ کو حل کر دیتے کہ چاہئے کہ کیا تھا جب مرنے والی کے اہلکرت ایک جگہ مرتب ہیں اور وہ بھی قرآن تو دیتے

انجلی حضور کے قلمی اور فنی اور ان کے لکھے ہوئے غزلوں کو اب مرزا کاوینی کے صاحب  
کتاب چوہ ظہیر رسول ہونے کے واسطے ہی کیا ایک دلی درد۔

(۱۳۱۵) دہائی بہت ہی خفاہ ہو گئی تھی اسے دہائی بہت کھری و  
 قریب بہت ہی آہستہ ہوتا ہے کیونکہ قریب ہوتے جتنی عداوتیں اور المیہ  
 ہیں جو غم نہیں ہے کہ ہر مرد کا اپنی کوئی رشتہ نہ لاف ہے اس کے لئے ہزار بہت  
 نہیں، نہ اس میں جو غم ہے کہ ہر مرد کی خیر مراد کا اپنی سے لیتا ہے بلکہ یہی ہے  
 غم ہے وہی ہزار عہد ہی میں فرمودہ علی علیہ السلام و فرسوں الیہ  
 (۱۳۱۶) عداوت نہ رہا دہائی بہت۔

[illegible]

(۳) نہایت حقر و خفگی ذاتی بہت بے بسی صاحب شریعت ہوا بہت

(۳۳۳) ہمارے حیدر آبادی قسمن یعنی نوبت اور انکار قسمن نوبت صواب ثابت ہوا ہے کہ مرزا کا روایتی شریعت و صاحب کتاب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا خط بادل ہوا مرزا نے بھی بادل ہوا ہے قرآن شریف کا ٹکڑا کر ہے مرزا کے کام اللہ کا سکر بھی کار ہے۔

(۳) کُلِّ امْرَاةٍ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ طَرَفٍ اِلٰى امْرِئٍ مِّنْكُمْ يُوَدُّهَا وَهِيَ تُوَدُّهُمَا وَهِيَ مُحْصَاةٌ بَيْنَهُمَا وَفِي ذٰلِكَ اٰيَاتٍ لِّمَن يَتَذَكَّرُ (۳۴)

ہر عورت کے سامنے ۲ ایک انسان ہیں میری طرف سے مل جاتی ہے کہ تمہارا بھائی ایک  
 (۳۴) (ہر عورت کے سامنے ۲ ایک انسان ہیں میری طرف سے مل جاتی ہے کہ تمہارا بھائی ایک)

(۱۶) "وَأَمَّا عَطِيفُمُ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيكَ عَنْ مَالِكَ: قَرِيبٌ أَمَّا هُوَ فَكَانَ يَجِيءُ  
سَبَّحَ كُلَّ ثَلَاثٍ يَوْمٍ يَجِيءُ بِمِلْحَةٍ مِلْحَةٍ كَانَتْ تَحْتَ بَابِ أَبِيهِ فَكَانَ يَجِيءُ  
بِهَا لِيَأْكُلَ مِنْهَا" (صحیح بخاری ص ۲۳۷ ج ۲ ص ۲۳۷)











کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اللہ عام نعمت کی بکلیلا نعمت کثرت ہے کہ آپ کو ہر حق میں کی بنا دیا گیا اور۔ کسی حد تک کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے ساتھ لاکھوں نعمتیں بھی ملتی ہیں۔“  
(مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۰۸)

(۲) ”بہائی بیکل حضرت کا رسول کے لیے جسے کی ہے کہ اگر آپ (آپ کا رسول) کو یہ نہ دیا جائے تو ایک عسکر کی قسم یہاں پہنچتا ہے جو ضلالت کا کارخانہ ہے کے لیے کافی ہے۔“  
(مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۰۸)

## مکفر غیر کا دہائی

(۵) ”جس حد سے حضرت کا رسول آپ کو نہ دے کہ نہ ہے آنحضرت ﷺ کے ظنی اور آپ کے از خود سے ظاہر ہے اس کے آپ کا اللہ کی اس رابطے سے کمر ہوتا ہے جس آپ کا اللہ آنحضرت ﷺ کا اللہ ہے جس کی قدرت ان نعمت کے حصول کا ہے اور ان نعمتوں کے اللہ پر ہوتا ہے جو یہی کی دوسرے کی کے لیے کی اس کے ظانی پر کمر کا لڑی و بدست مانگتا ہے جس کا رسول آپ کو آنحضرت ﷺ کے رسول کا ایک محدود ہے اس لیے اس کے کمر کا لڑی محدود نام انھیں سے پہلی ہوتا ہے۔“  
(مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۰۸)

(۶) ”مکفر کیا ہے؟ حضرت کا رسول کی جی طوائف نعمت دینا ایک چھوٹا حد سے آقا سہاگو ﷺ اللہ کیا ہے لی کا عسکر و فکرماء اللہ کے لڑی کے لیے ہے۔“  
(مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۰۸)

(۷) ”قرآن شریف میں اللہ کے عسکر کو کافر کیا گیا ہے اور ہم لوگ حضرت کا رسول کو یہی اللہ اسے ہی اسے ہم آپ کے علموں کو کھل گئے ہیں۔“

(مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۰۸)

(۸) ”ہر ایک کو اللہ کی نعمت میں شامل نہیں ہو چکا کار ہے“ کہ حضرت صاحب اکمل اللہ اور کمال بھی نہیں کیا ہو گی کار ہے۔“

(مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۰۸)

(۹) ”آپ نے (کا رسول نے) اس میں نہیں کو بھی جو آپ کو چاہتا ہے کہ جو ایمان کے لیے صحت میں اتفاق کرنا ہے کار فرمایا ہے۔“  
(مجموعہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۰۸)

## جہازہ غیر احمی

(۱۰) "غیر احمی کے جہازہ کے حلقہ میں نے حرکت کو دیکھا ہے غم کی ہے  
 حرکت کا سہارا ہی میں نکلا جس سے جتنا ایسے جیسے آکا سہارا سستی چلے  
 ، غم کیا ہے؟ کیا سحر ٹوٹک ہم انکھروں کا کے قوتی کے بچے ہے، غم کیا ہے؟  
 کار کا جہازہ چاڑھیں" (مجلس ج اول، ص ۱۰۰، سورہ ۱۰۰، ج ۱، ص ۱۰۰)  
 (۱۱) "ایک شخص نے دریافت کیا کہ احمی کی یہی بات ہو جانے نہ اندیشہ  
 ہے کہ غیر احمی اس کا جہازہ نہ چھو جس کے کریم کر کے آدمی احمی میں نہ رہی  
 لہذا نے جہت نہ کی ہو تو اس کے جہازہ کا کیا غم ہے؟ فرمایا میں کا یہاں کمال نہیں  
 اس کے جہازہ کا کیا لائق۔"

(مجلس ج اول، ص ۱۰۰، سورہ ۱۰۰، ج ۱، ص ۱۰۰)  
 (۱۲) "اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایک جگہ جہاں تک نہیں پہنچ سکتی مراد یہ ہے  
 اس کے مریض کے بعد وہیں کوئی سون چلے تو وہ جہازہ کے حلقہ کی کرے اس کے  
 حلقہ یہ ہے کہ ہم نہ ظاہر ہی نظر رکھتے ہیں بے نگاہ کی حالت میں ہوا ہے کہ خدا  
 تعالیٰ کے ہی اور رسول کی دے جہاں صوبہ نہیں آئے ہم اس کا جہازہ نہیں چھو  
 کے۔" (مجلس ج ۱، نمبر ۱۳، سورہ ۱۳، ص ۱۳، ج ۱، ص ۱۳) (درود سورہ ۱۳، سورہ ۱۳، سورہ ۱۳)  
 اور یہ حکیم و ہر شخص کا کہ مراد یہ ہے کہ سکرانی ہرچہ انہیں انکھروں کا وہ  
 لہذا ہے لہذا کہ اس کے ہر حال سے حلال ہے۔"

(۱۳) "لکھ میرا جہاں تک غصہ ہے کہ تمہارا سہارا میں رسول اللہ ﷺ  
 کے لئے ہے آج تک اس کو یہ نہیں کوئی تھا نہیں لکھ گدھا ہو آنحضرت ﷺ کا یہ  
 فعلی اور یہاں پہنچا ہوا ہے، فرمایا کہ جہازہ کا سہارا ہے" (مجلس ج ۱، ص ۱۰)  
 (۱۴) "آنحضرت ﷺ کے بعد ہشت انہو کو باقی مسدود قرار دینا کہ وہ  
 مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دنیا کو نہیں لکھتے سے روک دیا اور آپ کی ہشت کے  
 بعد انہی تعالیٰ نے اس ہم کو بند کر دیا اب یاد کرو کہ اس حقیقت ہے آنحضرت ﷺ رحمت  
 خدا تعالیٰ رحمت ہوتے ہیں ہاں کے خلاف غلو و غلو من ظلمت اگر اس حقیقت کو تسلیم  
 کیا جائے تو اس کے یہ گل ہیں گے کہ آپ گمراہ ہوا دیا کے لیے ایک خطاب کے طور پر  
 آئے تھے اور جو شخص یہاں ذیل کرتا ہے وہ شخص خود مراد ہے۔" (مجلس ج ۱، ص ۱۰، ج ۱، ص ۱۰)

(۱۵) ”اگر میری گود کے دونوں طرف تھوڑی دیکھ لی جائے تو تم چو کو کہ  
آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسی شخص آئے گا تو میں اسے گود کا کرتا سمجھا ہے گود کا  
بہت“  
(تذکرہ طحاوی ص ۱۱۰)

(۱۶) ”اچانک کی کیا بھی نہ لگتا میں بڑھتی کی نہ میں گئے۔“

(تذکرہ طحاوی ص ۱۱۰)

(۱۷) ”میرا بھائی ہے کہ حضرت کجا سوار اس قدر دوسرے کوئے کے چل قدم  
پر چلے کہ وہی ہو گئے، گتھی کیا استاد نہ بن کر کا ایک مرتبہ ہو سکا ہے گود کا علم کے  
۱۱۰ سے استاد کے رہا بھی نہ جائے وہی چاہی کچھ ہیں کہ جو کچھ دوسرے کوئے کے (۱۱۰) سے  
سے خارج ہوا تو وہی کجا سوار نے ایسی ہلکوا اس لکھا سے رہا بھی کیا جا سکا ہے۔“

(تذکرہ طحاوی ص ۱۱۰)

(۱۸) ”حضرت کجا سوار کو آنحضرت کے تمام کلمات حاصل کرنے کی وجہ  
سے مجھے کوئی کہہ سکتے۔“  
(تذکرہ طحاوی ص ۱۱۰)

میرا بھائی آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں ۱۱۰ کوئی طحاوی میں  
(تذکرہ طحاوی ص ۱۱۰)

(۱۹) ”اے جیسے خدا تعالیٰ کی دوسری دہائیوں میں حضرت انجیل، حضرت عیسیٰ،  
حضرت ماریا علیہ السلام کوئی نہ جانتے ہیں یا یہی خدا کی آفرین والی میں کجا سوار کو بھی  
دائی اند کے خطاب سے خطاب دیکھتے ہیں اور اس ی کے ساتھ کوئی طحاوی دانی  
تاری کا کھانگی نہ جانتے کہ اسے آپ کو اور اور ایک کلام (قرآن) کے ایسا عبارت کہنے  
کہ دانی بلکہ جیسے اور نہیں کی بحث کا اسے نہ دیکھتے ہیں یا یہی طحاوی سے ۱۱۰ کہ  
کیونکہ ہم ناظم وہ کہہ ہیں کجا سوار کی بحث کا اسے نہ دیکھتے ہیں۔“

(تذکرہ طحاوی ص ۱۱۰ اور حواصط ص ۱۱۰)

(۲۰) ”کجا سوار کو اور ہی طحاوی تعلیم کیا کہ آپ کو اتنی قرار دیا دانی  
کہ وہ میں لکھا گیا آنحضرت کو سید المرسلین و خاتم النبیین ہیں اتنی قرار دیا اور انجیل  
میں دانی کیا ہے جو کجا سوار کو کجا سوار۔“  
(تذکرہ طحاوی ص ۱۱۰ اور حواصط ص ۱۱۰)

(۲۱) ”خدا نے تعالیٰ نے سب سے پہلے میں آپ کا نام لی اور دوسرے دیکھا اور  
میں دانی دانی ہی۔ کیا میں ہم خدا کے علم کا اسے نہ دیکھتے ہیں کہ آپ کی قرآنی

جس میں انکساری اور فرائض کا سر ہے اور جو نہیں کی شکر اس کو ان اہلسنت کے ہاتھ  
کریں گے۔“ (امید فہم ۱۱ ص ۱۱۰)

(۲۲) ”قرآن کریم اور اہلسنت کا سرور ہونا عبادتِ حق کے کام میں  
ہونا میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا اس لیے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں  
ہوتا۔“ (امید فہم ۱۱ ص ۱۱۰)

(۲۳) ”بھئی جیوں کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہی دوسرے کی کا شیخ ہیں اور سکا  
عمر اس کی دیکھ یہ دیکھتے ہیں کہ غرض حق قرآن کریم میں لڑا ہے ورنہ اس کا  
رسول ﷺ بطاع ہوتا تھا اور اس آیت سے حضرت کا سرور کی لہجہ کے خلاف  
استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب سبب قلمتِ قدر ہے قرآن میں کون بھی یہ کہے ہے  
صاحبِ شریعت اس سے بڑا صاحبِ لہجہ پانے کی شرم نہ لے گی۔“

(امید فہم ۱۱ ص ۱۱۰)

(۲۴) ”نیک شریعت مسلمان کی کے ہر سنی کلمی ہے اس کے سنی سے حضرت  
صاحبِ برکات بھائی کی لکھی ہیں بلکہ حق کی ہیں۔“ (امید فہم ۱۱ ص ۱۱۰)

(۲۵) ”نیک ہی مسلمان میں کج سرور ہے آنحضرت کی بھتیجی کا لہجہ کا  
اور یہ ہے اس کے سرور کی لہجہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت کی بھتیجی ہی اور  
آپ کے سرور کی لہجہ ہونے سے انکار کرنا ہے جو سرور کو انکار سے خارج کر دینا  
کار کا سبب بنا ہے۔“

(امید فہم ۱۱ ص ۱۱۰)

(۲۶) ”نیک اس لہجہ سے کہ حضرت کا سرور آنحضرت ﷺ کے کامل منظر  
تھے آپ کو میں اور خدا کی بھتیجی ہیں آنحضرت ﷺ کو کج سرور قرار دینا  
وہیں دوسرے کریم آقا کے سرور پر میں کے کو کج سرور قرار دینے کے برابر ہے کہ کلمہ ہو گئے  
اور یہاں ایک ایک نام لیا جانے گا یہاں حضرت کا سرور کو آنحضرت ﷺ کے نام  
لکھنا حاصل کرنے کی وجہ سے میں اور بھی کہہ سکتی ہیں۔“

(امید فہم ۱۱ ص ۱۱۰)

(۲۷) ”خاتمِ انبیاء کے سنی بھی ہیں کہ کبھی انھیں ہی نہیں ہو سکتا جب  
نیک آنحضرت ﷺ کی لہجہ نہ اختیار کرے جنتِ جنت کا دروازہ مسدود نہیں اور ایک

اب نہ ت نکلا ہوا ہے (کج سواہی سواہی کی ہے)

(عقد ہفتم ص ۱۳۶ حجاز نمبر ۱۰)

(۱۸) ”کی ہوا حقیقہ ہے کہ اس بات تک اس دست میں کوئی سواہی نہیں

نہیں گذرے“ (عقد ہفتم ص ۱۳۶ حجاز نمبر ۱۱)

(۱۹) ”نہیں چنگ اس دست میں سواہی حضرت کج سواہی کی عصمت کے کی

عصمت کو آخری نہیں فرمادہ کیا مسلم ہوا کہ سواہی کی سواہی کج سواہی ہے۔“

(عقد ہفتم ص ۱۳۶ حجاز نمبر ۱۲)

### حجاز نمبر شیر احمد گادپانی، پھر مرزا گادپانی

(۲۳) ”اب سواہی سواہی ہے اگر نی کریم کا سواہی کج سواہی کا سواہی

ہی کج سواہی چاہے کج سواہی کی کریم سے کوئی تک چنے نہیں ہے بلکہ وہی ہے اگر

کج سواہی کا سواہی کج سواہی کی سواہی نی کریم کا سواہی کج سواہی کی کج سواہی

ہے کہ کج سواہی کی آپ کا سواہی کج سواہی کج سواہی کی کج سواہی کج سواہی

آپ کی سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی ہے آپ کا سواہی کج سواہی۔“

(عقد ہفتم ص ۱۳۶ حجاز نمبر ۱۳)

(۲۴) ”اس سواہی کی اس دست میں کوئی تک نہ جاتا ہے کہ گادپانی

کی سواہی نے کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی۔“

(عقد ہفتم ص ۱۳۶)

(۲۵) ”پچھے آخری سواہی کی آیت قرآن شریف سے کج سواہی کج سواہی

کج سواہی کی آیت کہ کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی

کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی۔“ (عقد ہفتم ص ۱۳۶)

(۲۶) ”و ظاہر بات ہے کہ پچھے سواہی کی سواہی کج سواہی کج سواہی

کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی

کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی

کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی

کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی کج سواہی

(عقد ہفتم ص ۱۳۶)

کج سواہی۔“

(۳۸) "اس کے (یعنی) آنحضرت ﷺ کے شانکوں میں عیسیٰ بہت سے  
مردوں کے ایک سے بہت گاہکی وہ چلا اور وہ صرف کہ یہی حاجت اس کے  
کلمات کو عمل میں حاصل کر کے اس کی اتباع میں ہے گی آگے نکل گیا۔"

(حدیث احمدی ص ۱۵۵)

(۳۹) "میں اس لیے امت محمدیہ میں صرف ایک شخص نے بہت کچھ یاد  
اور دیکھ کر دیکھا ہے۔"

(حدیث احمدی ص ۱۵۹)

(۴۰) "اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور تمام  
انہیں کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت اخرون مہم سے ظاہر ہے یہی کچھ  
میں خود رسول اللہ سے جو امت اسلام کے لیے وہ وعدہ دیتا تھا میں نے سنا۔"

(حدیث احمدی ص ۱۶۰)

(۴۱) "میں کچھ رسول کی امت کوئی کھانا نہ نہیں بلکہ ان کی قسم میں ہوا  
میں ہیں؟ آگے وہ کہہ کر یہاں تمام کو بھی اس حکم پر کھڑا کر دیا میں تک انہما  
نے اس بات کی تصدیق نہیں کہ وہ اس کو کہہ کر چکے اور چاکت کے ذریعے میں کرنے  
سے اپنے آپ کو بچا۔"

(حدیث احمدی ص ۱۶۱)

(۴۲) "اور اس کے بھی یہ بھی تو دیکھتا ہے کہ کچھ رسول تمام انہما کا  
مطرح ہے جیسا کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ہی اللہ ہی حق الالباب اس  
لئے اس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گزشتہ کی عبادت کے لیے میں کی  
تہوار کے خلاف سے بھی میری سلسلہ سہمی سلسلہ سے بھی آگے کر رہا کیونکہ خدا ان میں  
اور دوسروں کے عبادت کی خدمت کے لیے مری کو مقرر ہے اس امت میں تمام  
وہ کی بھی سب سے بڑے کے مری سے پہلے گزشتہ کے بلکہ میری بھی خود درود آگیا  
میں کچھ کے اور یہ سب کچھ رسول کے دیکھ کر یہاں میں پڑا ہوں۔"

(حدیث احمدی ص ۱۶۲)

(۴۳) "اب اللہ تعالیٰ نے سب میں سے محمد بنوا (انہیں میں سب انہما  
میں رسول و انعام شریک ہیں کوئی کی سبھی نہیں آنحضرت ﷺ میں اس انہیں کے خلاف  
میں مائل ہیں) کہ سب بھی میں تم کو کتاب اور حکمت میں (یعنی کتاب سے مرد  
توریت اور قرآن سے مرد حکمت اور سب سے مرد حکمت اور سبھی تہوار و عبادت شریک) بلکہ  
تہوار سے اس ایک رسول آئے صحت میں سب میں اس کا تہوار سے اس کتاب و  
حکمت سے ہیں (یعنی وہ رسول کچھ رسول ہیں جو قرآن و عبادت کی تہوار کرنے والی

















## مکاتہ قادریہ مرزائی طہیر الدین اردوئی

(۱) ”میں اسے وہ نام جو میرے باپ کی تصدیق کیا ہے مقرر می سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی جتنی اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اللہ تعالیٰ کی تسکین، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر آفت ہے، انہیں دیکھتے ہوئے اس وقت ہے مگر یہاں اسے کہ قرآن کریم میں جس اللہ کے حق میں حضرت کا اسی سر کی طرف سے ایک لاشکی درج ہے وہ اس میں اللہ صرف اور صرف حضرت کا رسول تھی اللہ تعالیٰ علی علیہ السلام“ (ابن کثیر ص ۳)

(۲) اور حضرت کا رسول نے جس ایک دیکھنے کے حق میں ہے اشد سید ۲۷ فروری ۱۸۶۷ء میں لاشکی کی جتنی ہے وہ رسول کی راہ انوار طہیر الدین نام ہی ہے۔ (ابن کثیر ص ۳)

(۳) اپنے ملازم کا نام ۶۷۷ لا اللہ محمد رسول اللہ ہے اس سے یہاں دیکھتے ہوئے اس میں ہے ۶۷۷ لا اللہ محمد رسول اللہ (ابن کثیر ص ۳)

(۴) قرآن کریم کی تعلیم کہ ہے اس سے ظاہر اللہ بھیجی کرتے ہوئے اس اور اللہ ہی ہے، انہیں وہ اللہ کہتا ہے کہ جو حضرت کا رسول ہے جسے اسلام ہے اللہ کی طرف سے اس راہ کے لیے ہلال ہوئی۔ (ابن کثیر)

(۵) اور خدا کی عبادت کرنے وقت میں حضرت اور کج رسول کے عظام (مکاتہ ص ۳)

(۶) اور رسول کوئی وہ رسول ہی خدا ہے اس سے کہ اس کی ہاتھ کھلے دیکھ کر ہے اور ہاتھ ہزار کر وہ دیکھ کر ہے اس کی اور طریق ہے میں تمام حالات میں کسی طرح کی بھی ایک دوسرے پر عیب بھی اور طرف گیری۔ کوئی اس کی اور رسول کسی ہی اور جو میں کوئی خدا کی قہر، دیکھیں اور قہر میں کہے اور اپنی کڑواہی اور اس میں جس کے انہار لگو، نگاہ اور قہر، دیکھیں کہے اور خدا کے حضور حضور خلق اور کامل و کمال و حق، کہے اور قہر اچھاں کہے اور اس کی قہر کا انہار کہے اور جلاوسہ دیکھیں ہے عبادت کہے کہ ہے اس کی اگر اپنی عبادت کہے خدا کے حضور میں پیش کہے اور قہر کوئی کئے ہی عبادت عبادت میں سے عبادت میں خدا کی اور کہے اور قہر

لوہ اور برقی میں خود کشا ہی فرق نہیں نہ جو اس سب باتوں کو اور عبادت کے طریقہ  
ہات کو بھی لگی ہزاروں نہ بگاڑ گا اور ہر ایک ۱۰ عبادت میں فرق نہ آنے  
والا۔ (امدادک میں ۳)

(۷) اور دوسری بات کے لیے ہستیٰ خیرجی اور اچھائی (ہمد) کو پیش  
کے ہے فصل خود ۶ و ۷ اور فتح میں کرنا ہوگا۔ (امدادک میں ۳)

(۸) اور تمام ہستیٰ و لگی توفی و سیاہی اور انکسار اور میں کہ نہت اور اس  
کے حالت نگاہ کے قوانین کا پھل سے پہلے اور فرما دیا ہوگا۔ (امدادک میں ۳)

(۹) اور کسی صورت میں بھی اپنا رخ چوں کی تھی لکھ کر تھی ہوگی۔  
(امدادک میں ۳)

(۱۰) اور سوائے انکو ترجیح ضرور ہات کے ایک ہی حالت میں ایک سے زیادہ  
جملہ ہرگز نہیں کرتی ہوگی۔ (کتاب دیگر میں ۴)

(۱۱) اور اگر کوئی صورت ہو تو کلام تہد سے ملے گا ہی نہیں رہتا چاہے گی  
اس ۶ کسی طرح کا بھی نہیں کرنا ہوگا اور نہایت خود چھائی سے منسلک کے  
ساتھ اس کو چھوڑ دیا ہوگا۔ (امدادک میں ۴)

(۱۲) اور کچھ چھوڑ دیا ہوگی رنگ میں خود کو دوسری شکل ہی ۱۰۰ کچھ ملکہ ہو  
کر آئے ہیں۔ (خاتون میں ۴)

(۱۳) تب ہم نے سوال کیا کہ غلبہ تہد سے کے میں ۱۰۰ حضرت صاحب نے  
لکھا ہوا ہے کہ جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی ہشت چھ بڑے سے  
فصل دیکھی ہے جیسا کہ دیکھی ہو کہ فصل دیکھی گئی تھی اس سے حق کا اور نفس قرآن  
کا انکار کیا ہوگا حق ۶ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نہایت چھ بڑے کے آخر میں گئی تھی  
خود ہی نہایت میں ساتوں کے آخری اور اکمل اور مثلاً ہے بلکہ چھوڑی دست کے  
چھوڑی طرح خود اور لئے دالے گدہ کی طرح نہیں خود اس ہے عدالت فضل نے کچھ  
موجود کی ہشت کے لیے صورتوں کے شمار کو دوسری طرح کی صورت سے بد کی باتوں کے  
شمار کی ، خود تہد، فرمایا وہ شمار اس مرتبہ ۶ جو ترتیب کے تمام صورتوں سے کمال تمام دیکھا  
ہے طاقت کرے۔ سب آپ خود کر کے بتا کر ہشت چھ گئی کچھ ساتوں ہشت اول  
یعنی صورت کی کریم سے افضل ہیں میں آ رہے وہی عبادت کا کچھ خود مطلب سے اور  
لئے دالے گدہ کی ہشت اول طرح تھی و ہشت تھی؟ یہی سوچ کر جواب نہ کہ نہ دیا



یہودی ہاں کہ باوجود مجھ کو حرم سے باخبر نہ تھا تو صاحبِ شریعت قزاقوں کو وہی ہاں مجھ  
اُسی (یعنی مرزا صاحب کی سہرا) تک پہنچ کر چند کالیں کر گیا تب وہ صاحبِ شریعت د  
(حاضر آئے اسی ص ۲۸)

(۱۴) ”جب ہم نے کہا کہ ایں اہام میں حضرت صاحب نے صاف طور پر  
 اپنے آپ کو اہام قرار دیا ہے جب ظاہر ہے کہ مسجد الحرام دہلی کے مسجد کے اہام  
 وہاں اہام ہر صورت نصیحت دیکھا ہے تاکہ مسجد اہام کو مسجد حرام پر ترجیح ہے ایسے  
 حالات میں حضرت صاحب کے اہام و حضورؐ میں مقام ہر قسم کا نہیں ہے۔  
 کہ اگر مسجد صاحب کی غلطی نہیں کرتا ہے۔“ (جائزہ، ۱۰۲، ۱۰۳)

[illegible]

~~~~~

(۱۶) مسیحیوں کا یہ بھی دوسرا سہارہ ہے کہ مسیحیوں کی تعلیم نے ان کو جس جس زمانہ میں جو جو پہلی آبادی کے مسیحیوں کی دوسری سہارہ کے حساب سے ان کی تعلیم کی وہی اسلام ہے اس زمانہ میں بھی خدا سے اپنے ایک بندہ کو پہنچنے کا اور اس کو پہنچنے کے لیے کئی سیکنوں کے لیے کئی اور مسلمانوں کے لیے کئی سیکنوں کا کر لیا اس نے جہاد و قتال کو حرم اور قبیح قرار دے کر اپنی سوت سے پہلے دیا کو بیچ مٹا دیا۔ ان مسلمانوں کے لیے اسلام "تفسیر الہی حوالی کے ساتھ"۔

[illegible]



بھاری دھج کے سٹے کر کے آفری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں آخر دور اکل بھاری  
جانت دکھائی گئی ہے جہاں کہ برائیوں اور بے کے میں صحت میں بھری سست ایک ہے خدا  
تعالیٰ کا کام اور انہماک ہے کہ عقلی اہم طاقتوں سے اللہ تعالیٰ نے آفری آدم کو پیدا کر کے  
پہلے آدموں پر ایک جہ کی اس کو نصیحت بخشی۔ اس حکم اور کام الہی کے یکساں ہیں کہ  
گو آدم علی غلہ کے لیے کی بھارت تھے جن میں سے حضرت جبریل علیہ السلام بھی تھے  
لیکن یہ آفری بھارت اکل اور اہم ہے اس جگہ کی کہ یہ دم نہ گزرتے کہ اس تقریر میں  
سچے فطرت کو نصیحت کی ہے لیکن یہ ایک بڑی نصیحت ہے جو بھارت کی کوئی  
پر ہو سکتی ہے اور اس میں علم اور معرفت اس نصیحت کے کمال ہیں اور اس سے کوئی بھارت  
نہم نہیں آتا اور یہ میں ایک اس کا کمال میں جس قدر انکار اور عارف کے پہلے  
گزرے ہیں وہ تمام آفری آدم کو نصیحت جبر کا شمار کرتے ہیں اور حقیقت آدم کی  
بھارت کا تمام دھج اس پر علم کرتے ہیں اور اسے کھول بھارت کی نہ سے اس کا نام  
آفری آدم رکھتے ہیں اور اس کا نام بھاری آدم اور اس کا نام بھارت رکھتے ہیں۔

(۲۲) (عمر، غلہ ص ۶)

(۲۲) "جگہ میں دیکھا ہوں کہ صاحبزادہ ہوں محمد ابو صاحب کے واسطے  
سب تو علی سلطان جرم و جرمی پر غصہ ہوا کرتے ہیں کہ حضرت کا مہم ہے  
دوسرے انہ تھے اور کی برائی تھے اس لیے کہ وہ صحت تھے بھارت کے بچے ہمارے  
چھٹا فطرتی مہم ان کا بھارت چھٹا مہم ہی کو لایا ہے وہ مہم حضرت کا مہم کے  
دوسرے کا مہم ہے نہ کمال ہے اور جگہ ہے کہ وہ بھارتوں کو کمال نہیں سمجھتا وہ جگہ کمال  
چھٹا مہم (بھارت)

(۲۳) دوسری طرف دھجی پائی جان رہی ہے کہ حضرت مراد صاحب کا  
مہم تھے سب نہیں کے مہم تھے اس لیے کہ میں حضرت کی کہنا بھارت کے مہم میں  
تھوڑے بھارت اور مہم ہونے میں تمام سے اکل اور اہم میں اس بھارت اور مہم  
اعظم حضرت کا مہم ہی میں اس کی صحت نہیں کہنا اس سے خدا کے حضور میں مہم  
بھارت اور مہم میں جگہ ہیں کہ وہ بھارتی حضرت کا مہم پر بھارتی بھارت کا  
فطرتی اور جگہ کام ہے۔ (بھارت)

(۲۴) اب بھاری صحت کی برود پائین سے بھاری ہے گھڑی ہے کہ وہ  
کتاب حضرت علی کے میں حضرت کا مہم کے میں بھارت کے ساتھ کہ بھاری بھارت

کی حاکمات میں سے ایک، رسالت ایک، وحی الہی اور کج سوار کا دعویٰ تھا۔ اہل کے انکار  
 اہل بنو ہاشم پر نہیں کیونکہ ان حاکمات میں حضرت خدیجہ نے اپنی تمام دولت پر مدنی ذیلی دعویٰ  
 ہے چنانچہ فرماتے ہیں، اور علماء اس کے اور حاکمات پر معلوم ہونے کے بعض امور اس  
 دولت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم میں کو قبول کر سکے اور قوم پر تو اس قدر اہل  
 امید نہ تھی کہ وہ اس سرور الہی حقیقہ کو نہیں کہ بعد، دولت و نبوت وحی غیر تکراری کا مسئلہ منتقل  
 نہیں ہو، اور قیامت تک رہتی ہے۔

(۹۵) اور یہ کہ اہل میں صاف حق پر صاحب قرینت ہونے کا دعویٰ  
 حضرت کج سوار نے کیا ہوا ہے اور حضرت اہل میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ان کی دولت کے  
 بعض امور کو انہوں نے نہیں کیا اور اس بات کا ذکر حضرت کج سوار اس ایام کو نہ کر  
 سکی کرتے رہے کہ دنیا میں ایک (ای) ذخیرہ آیا، دیکھتے اسے لوں دیکھا اور پھر یہی  
 سمجھتے رہے کہ اہل ہاشمی وہ اس سے نہیں سمجھتے کہ یہ صحت میں کو یہ بات نہیں کہ حق اور  
 دعویٰ بدعت سے پائیدار نہیں کہ ۔ ”میں اور خواہد، دشمنان پھر، م“

(۹۶) اور پھر حضرت کج سوار وحی معصومین اور حکمت معصومین کا ذکر کرتے  
 رہے اور اقوام تک سمجھتے رہے کہ نبی کا کلام میں سے اسے نہیں کہ لوگ چاہتے  
 ہیں اور کلام دیا کرتے ہیں اور سمجھتے سمجھتے رہے ہیں کہ کلام کے خلاف سے وہ نبی کی جہانے  
 اپنے سے غیر کا کلام مستعمل کرتے ہیں، اور انکھم انہیں علیٰ قدر عظیم ہونے لگ  
 گئے رہے۔

(۹۷) پھر یہ کہیے سمجھانے کہ حضرت کج سوار کا دعویٰ وحی نبوت لانے کا نہ  
 تھا بلکہ یہ گناہ ہے کہ سوائے معصومین کہ بعض اقوام کے تہذیب و مسلمان بھی عقیدہ رکھتے  
 ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا نزول بند ہو چکا ہے نبوت بالکل منتقل ہو  
 چکی ہے اور ہر نسل کا وحی رسالت لانے کا پھر کے ہے مسلمان ہو چکا ہے اور تمام  
 مسلمان بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی اور قرآن کریم پر  
 شریعت ختم ہو گئی آنحضرت کوئی بھی ہو گا اور نہ کوئی وحی ہوگی اور اس کے عقیدوں میں وحی  
 رسالت بالکل منتقل ہو چکی ہے اور کسی رنگ میں بھی وہ نہیں دیکھتے کہ محمد رسول اللہ  
 ﷺ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا بھی جواز نہ تھا ہے اس لیے ایسے حالات میں وہ  
 وحی الہی حضرت کج سوار پر نازل ہوئی بھی نہیں کہ اس وحی الہی میں مرزا کا دعویٰ کو یہی  
 اللہ اور رسول اللہ کا خطاب تھا کی طرف سے نہ بلکہ صرف انھوں میں تھا سے اس وحی



ہوئے اور مسجد اقصیٰ بھی ہے اور وہاں میں جناب شرقِ رائج ہے۔

(۳۲) سب کون سلسلے ہے جو ہے اہل عقیدہ رکھے کہ حضرت محمد رسول اللہ  
پر بہت فحش ہوئی اور ان شریف کے بعد کوئی شریعت نازل نہ ہو گی بعد ازاں حضرت ی  
کریم ﷺ کے بعد حضرت کا سوا کوئی ہی اللہ بن سہ ہے۔ بحیثیت نبی کے سوا  
یہ تعلیم کو اہل کج تعلیم نہ ہے۔

(۳۳) کبریا کی بات ہے کہ وہ تمام اہل حق وہاں کو صاحب کو  
خلیفہ بنانے میں وہی صاحب بن سہ اہل اسلام پر کفر کا ثبوت بھی لگائے بیٹھے ہیں اور  
ہر ایک اہل فکر کو سلسلے کو حضرت مرزا صاحب کی جہت میں دال بھی لگا کر  
بھی بیٹھے کرتے ہیں اور یہ بھی یہاں دیکھتے ہیں کہ خود ایک مسلمان کا کہہ کر کہ اسے  
بھگوان بنا دیتے تھے اور اشراف بھی دیتے تھے اور دھڑلے کے ساتھ بھی دیتے تھے اور ان  
قرآن شریف کی جہت بھی کرتے تھے اور کبریا کے اہل سے بھی کہے کہ اگر وہ حضرت  
مرزا صاحب کو نبی اللہ بن کر ان کی جہت میں دال بھی دیتا تو وہ کافر ہے اس کی  
عہد شکنی اور اس کی نیکیاں اس کا کفر چھوڑ اور اسوی اصولوں کا پابند نہ رہے اسے بھی بھی  
جہنم سے چھوڑیں گے گا اگر وہ حضرت کج سوا کی جہت میں دال نہیں دیتے یہاں تک  
بھی کہتے ہیں کہ وہ سب حضرت مرزا صاحب کے بعد سوا کی اور اہل حق صاحب اور یہاں  
سوا کو صاحب کی جہت نہ کرتے اور ان کو خلیفہ نہ مانے اور اہل حق اور کافر ہے۔  
(اہل کفر اور اہل عرفی میں سوا کو صاحب تک)

شیخ سواد حشر اور جہت میں کفر اور دھڑلے کے ساتھ دیگر اصول پر راست کا انکار  
میں کافر بنی یعنی علی علیہ السلام کی جہت کے قائل ہیں اور اہل کفر ہے کہ  
سب وہ اہل حق کفر ہیں ان کے آگے سوا کو صاحب اور ان کی جہت میں دال دیکھا کریں  
کرمانے ہیں۔ سوا کو صاحب کے حضرت کا دین مرزا اس کی دینا اٹھائی گی برقی آپ  
کہے یا ایہذا القسطنطنیۃ ارجعی الی دینک واعلم ان مرعہ القادسی فی  
عبادی وادعی جہت میں دال ہے چلے اب کبریا میں کفر میں آپ کی  
گو اس کو ہم نے بنا کر کمال دین اہل جہت کا جو سبیل و دھڑلے میں ہے ہو گا وہ  
حشر اور کے بعد ہر ایک کفر کو سوا کیا جائے گا مگر اب بھی میں قدر جہت کی جہت  
حق ہوئی ان سے مطرب لوگ ابھر گئے کہہ جاتے اور راست کے حق میں کفر سب







مبارک ہیں نے کیے ہیں میں بکلا سکا کھنکھن کر دھواؤں میں میں سے کوئی ایسا ہی نہیں جس کی کسی لاشکری ہے ایسی ہر زبان کے ساتھ کوئی اعتراض نہ ہو اور جس کا قصہ میں نہیں نہیں کہوں گا بلکہ حضرت سیدی نور حضرت سید احمد علی علیہ السلام کی لاشکریوں میں اچھا کے کام میں اس کی غیر بکلاؤں ہیں۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۶) "میں اس آیت میں دو جملے کا قصہ ہے صریح طور پر اس میں یہ اشارہ ہے کہ چار دھبوں کا دھبہ کی لاشکری نہیں یعنی خطاب کی لاشکری نہیں کرنا ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سب کی سب قصہ میں آج تک ہیں یہ ضروری ہے کہ جملے میں اس میں قصہ میں آج تک جیسا کہ یہ آیت لڑ رہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے۔"

(تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۷) "میں جو سے اصل قصہ کا قصہ ہے کہ دھبہ میں خط کے بعد خطاب کا مختلف ہوتا ہے مگر ہر ایک میں چار لاشکری۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۸) "جیسا کہ قرآن میں اس کی دھبہ میں ذیل خطاب کی لاشکری ہونا چاہیے کی ضرورت کے ہٹا کر ہر ایک میں قرآن کے فقرات پر وہ خطاب ہونا چاہیے۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۹) "اس لیے خدا کا دھبہ کی سب تک اس میں رہتا ہے ہر ایک میں ہونا چاہیے کہ اس کے ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے اس کے ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۱۰) "میں کہ ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے اس کے ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۱۱) "میں کہ ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے اس کے ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۱۲) "میں کہ ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے اس کے ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۱۳) "میں کہ ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے اس کے ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۱۴) "میں کہ ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے اس کے ہر ایک میں وہ لاشکری ہونا چاہیے۔" (تذکرہ اہل بیت ج ۱ ص ۱۷۷)

(۱۳) اور، جسے یعنی مذہب کی دشمنی لکھنے کے بارے میں قرآن نے متفق چھوڑا۔

(مذہب و عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۱۴) ”نہیں، اگر ہمیں اپنی عقلی سے ایک بات کو خدا کا وعدہ کہہ سے جیسا کہ حضرت نوحؑ نے لکھ کر یہ تھا، یہ گفت وعدہ ہوتا ہے کیونکہ حقائق وہ خدا کا وعدہ نہیں بلکہ انسانی عقلی نے خود کو وہاں کو وعدہ قرار دیا ہے۔“

(مذہب و عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۱۵) میں قول کے بھی یہی معنی ہیں کہ میں وعدہ کے ساتھ ہی خود ہر کسی شرکاء کرتے ہیں اور تمہارے عقیدے پر مذہب نہیں کہ قرآن شرکاء کاہر کر دیتا۔“

(مذہب و عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۱۶) ”نہیں، آپ اپنے آپ کو عقلی کر سکتا ہے مگر خدا کی دلی میں عقلی نہیں ہوتی اس کے کلمے میں مگر تمام شریعت کے حقائق نہ اس کی ہی سے عقلی ہو سکتی ہے۔“

(مذہب و عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

### مرزا کا دینی کی تہذیب اثبات منافیۃ الہیہ

(۱) ”کیا سرگ کا انوار حق ہے ان عقول کہ کئی ملکوں“

(مذہب و عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۲) ”ہو جسک لا ہم فہم۔“ (ہمیں نہیں سمجھ سکتے، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۳) ”اور وہاں کی سے اپنی کتاب میں میرا نام بیگانہ لکھا ہے اور میری

میں عقلی سنی بیگانہ کے ہیں خدا کی بات۔“ (ہمیں سر میں سے مانتے نہیں جانتے، ص ۱۵۷)

(۴) ”اے چاند اور سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا ہے اور میں مجھ سے۔“

(عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۵) ”بے شک اللہ و ملائکہ“ (عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۶) ”ہمیں اللہ کلمت لا ہر لکھ“ (عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)

(۷) ”عقلی و صاحب“

(عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷، ملاحظہ فرمائیے، ص ۱۵۷)

(۸) ”ظہور و انوار“ ”سورۃ کہ خدا انوار علیٰ لفظ انوار۔“

(عقیدہ، اسلامیات، ص ۱۱۱، نوائی ج ۳۳، ص ۱۵۷)



(۷) پہلے جہاد یعنی سرحد چھ جی تب مرزا گادڑی کے علم سے حرام اور حلال ہو گیا۔

(۸) پہلے ہاں مصالحت رکھنا شروع تھے اب رکنا غلط کے خلاف مرزا گادڑی سے جو چند شرط فرمایا ہے وہ بھی فرضی تھیں۔  
(۹) رکنا کے لیے صواب اور برہن کا گنہگار نہ تھی وہاں شریعت کا مگر مرزا گادڑی کے یہاں کوئی شریعت نہیں بلکہ چند فرضی ہے۔

(۱۰) رکنا اگر کوئی شخص تمام عمر بھی نہ کرے تو مختار مطلق فاجر ہے۔ باب تک مگر یہ جہاد کا نہیں بلکہ مرزا گادڑی کے یہاں اگر تین دو تک کوئی مرزا گادڑی کا شرط نہیں کرے تو یہ صحت سے خارج ہو گیا اور نہ ہی پہلی سے چنانچہ ہمارے اہل سے خارج ہے حضرت کچا سوجھو علیہ السلام کے منہ سے اپنی لڑائی میں چند ہی لڑکے کرتے ہوئے وہ اسود پر بہت زور دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر کوئی چاہا وہاں چند شرط کر کے خاص قرآن سے منع دے کہ وہ ایک فرض تھی کے خلاف ہے اس قدر چند ہمارے بھیج سکتا ہے۔ امام یہ کہ ہر شخص چند چند کی بات نہ کرے کہ ہر ایک سے۔ زراعت و پیشہ و پیکہ اسباب میں اسباب کے کسی خاص منع ہے آدمی کوئی ہے وہ بھی اپنی آدمی کے خلاف سے منع۔ چند کا انکار نہ کرے کہ منع دے اس کے خلاف اگر وہ اس سال میں کوئی اور خاص آدمی ہو تو اس کا بھی چند لگانا چاہیے حضرت علیہ السلام انہی بصرہ کا خاص ہوشیار ہے کہ حضور چند کی بات نہ کرے کہ ہر آدمی کی آدمی کا انکار نہ کرے کہ ہر آدمی ہے تاکہ حضور انہی کو اپنی جماعت کے خلاف نہ کرے۔ جہاد کا چند لگانا ہے۔ یہ ہمارے تو انگریزیت کی طرف سے مرزا گادڑی کی خاص جماعت کو منع فرمایا ہے۔

”حضرت کچا سوجھو علیہ السلام کا تہذیب عربی نہیں۔“

یہ اشتہار کوئی معمولی قرآن نہیں بلکہ جن لوگوں کے ساتھ جو سرے لکھتے ہیں یہ آدمی لکھ کر کہ میں نے خدا نے لکھا ہے کہ ہر ایک سے چند ہے یہی وہی خدا کے حکم کی طرف ہے جو نہایت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے کہ گویا خدا نے تعالیٰ کو اس کا راجہ ہے کہ ہر ایک کو چاہیے کہ اس کے انکار کے بعد کے سرے سے جہاد کر کے اپنی خاص قرآن سے منع دے کہ وہ ایک فرض تھی کے خلاف ہے اس قدر چند ہمارے بھیج سکتا ہے مگر چاہیے کہ قبول کوئی نہ خدا کا کہتا نہ کرے ہر ایک

مجلس پر مرید ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مجلس پر ہر ایک باہمی حقوق کر دے خود ایک دوسرے پر  
خود ایک دوسرے پر مجلس ہر ایک باہمی حقوق نہیں کرتا اور نہ ہر ایک خود پر اس مجلس کے لئے  
ہر ایک باہمی حدود سے متکا ہے نہ محتال ہے اب اس کے بعد وہ مجلس میں نہیں رہ سکے گا  
اس لشکر کے خارج ہونے سے نہیں رہ سکے گا ہر ایک دوسرے کے لئے کھانا  
کا انکار کیا جائے گا کہ وہ کیا باہمی چاہے اس مجلس کی حدود کے لئے قبول کرتا ہے اور  
نہیں رہ سکے گا کہ اب مجلس آباد اس مجلس دوسرے سے اس کا نام کاشت دیا جائے گا اگر کسی  
نے باہمی چاہے کا حد کر کے نہیں رہ چاہے کے ایچے سے کا پرہیز کی تو اس کا نام بھی  
کاشت دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی ضرورت اور حاجت نہ ہو خود میں داخل نہیں اس مجلس  
میں ہرگز نہیں رہے گا۔ والسلام علی من تبع علیہ۔

(انکو مرزا کاظم علی شاہ نے لکھا ہے۔ فتح کردہ سوانح احمدی ص ۱)

(۱۰) پہلے سے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ کوئی علیہ اسلام نہ ہو  
جی مگر مرزا کاظم کی شریعت میں یہ عقیدہ اب ترک ہو گیا ہے جس کا حتمہ کار ہے۔  
(۱۱) قرآنی حکم ہے کہ اگر تم میں کوئی ایسا ہو تو اس کو اٹھ دو اس کے رسول  
ﷺ کی طرف رہنما کرنا چاہیے لیکن شریعت مرزائی میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور حکم یہ  
ہے کہ ہر امر میں مرزا کاظم کی کوئی قرآن نہ پڑھتا ہے۔

(۱۲) پہلے تمام مسلمانوں کو مرزا کاظم کی ہی باب مسلمان تھے اس کا  
جہلی حکم رکھتے تھے اور یہی جہلی حکم ہے کہ ہر عالم علیہ تمام ایسے ایسے اور ایسے  
جہ آپ کے بعد کسی کو نہایت نہیں مل سکتی مگر مرزا کاظم کی شریعت میں یہ حکم منسوخ ہو گیا  
اب امت میں سے ہر آدمی ہو سکتے ہیں۔

(۱۳) قرآنی حکم ہے ما احکم مومنین فاعلموا وما احکم علیکم حد  
فعلوہا ما یصلی عن الہوی ان یخلفوا منہ منی ایسی طریق قرآن بعد فرض اصل  
ہے دیکھو یہ حد ہے، گل باب ہے لیکن شریعت مرزائی میں یہ حکم منسوخ ہو گیا حد حد  
اپنی صورت میں کیے ہی ہیں، لیکن ہر گز اس پر عمل کرنے کے لئے کسی ضرورت ہے نہ  
مرزا کاظم کی کسی ایہام کے خلاف نہ ہو اگر مرزا کاظم کی طرف سے سلیم ہو  
جائے کہ یہ حد حد منسوخ ہے یا اس کے کسی ایہام کے خلاف ہے تو ہر آدمی کے کسی  
آدمی میں پہنچنے کے قابل ہے۔ سلام علیہ حد۔

(۱۴) شریعت مرزائی صاحبہا اصولہ و احکامہ کا قرآنی حکم ہے کہ



ہادیٰ کو عقلی ہی سمجھنے کے کار کئے ہیں، وادیوں نے وادی گود کی گھڑی ہو  
 اگر یہ ہادی ہے تو ایک گود دوسرے کی گھڑی گود تو اس نتیجہ پر پہنچا سکتا ہے کہ  
 یہ انکار اختلاف بلکہ تاریکی اور ظاہری بات ہے نہ نہ حقیقت سب ایک ہیں سمجھ  
 اللہ ہی صاحب نے تو صاف صاف جو مرزا ہادی کے حقائق بتائے ہیں کہ وہ کی  
 مستقل صاحب فریضہ اور علی فریضہ کے باخ ہیں جو اس کو قبول کرے تو اس کے  
 ساتھ ہو گا جو اس کو نہ مانے وہ مرزا محمد کے ساتھ ہو جائے اور مرزا ہادی کو عقلی ہی  
 تو کہے مگر صاحب فریضہ نہ کہے اور جو اس کو بھی نہ مانے تو وہ وادی ہادی اور علی  
 صاحب کے ساتھ ہو کر ہی ہادی بنے مگر یہ مرزا ہادی کا کلام بکراہت کلمہ۔

(۳۰) فریضہ محسن علی صاحبہا علیہ السلام وادھیہ میں تاج کا حقہ  
 دیکھ کر ہے بلکہ نام ہادی ہی ہے عقل ہیں مگر مرزا کی فریضہ تاج کو بھی حق  
 بتاتی ہے ملاحظہ ہو۔ ”آدم علی علیہ السلام کے لیے جس قدر ہدایت کا اور جس قدر نام  
 مراتب وادی واد کے ہے کہ کے آفری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم و اکمل ہدایت  
 حالت نکالی گئی ہے جیسا کہ مزاجی ائمہ کے میں ملاحظہ میں ہوئی نسبت ایک یہ خدا  
 خدائی کا کلام اور اہم ہے کہ عقلی ائمہ کا حکم یعنی خدا نے آفری آدم کو پیدا کر کے  
 پہلے آدمیوں کے ایک ہو کر اس کو نصیحت عقلی اس اہم اور کام دینی کے ہی سہی ہیں  
 کہ گو آدم علی علیہ السلام کے لیے کی ہدایت تھے جن میں سے حضرت جبریل علیہ السلام بھی  
 تھے لیکن یہ آفری ہدایت اکمل و اتم ہے۔“ (نور انوار ص ۱۵۰ ص ۱۵۱)



## ماہنامہ لولاک



مالی مجلس ختم نہایت کے سرکاری دفتر میں سے شروع ہوئے اور  
 (معاذ اللہ) لیوالتہ (معاذ اللہ) کے خلاف گرفتار ہوئے اور  
 عمل و متاجری نہایت پرکھ گیا کرتا ہے۔ صفحات ۱۵۵ 'کپڑا کتبت' عوام کا  
 و عوامت اور گھنٹی بنگلہ میں تو ہر عرصوں کے باوجود رہا نہ تھا کہ  
 معذہ ہو گئی آراء و مروجہ اگر بیٹھے مٹا کر رہے۔

د اہلہ کے لئے:

بہتر کر چھالی مجلس ختم نہایت حضور کی بارگاہ میں